

بخصوصی شمارے

۵۰ واں

مہینہ ماہی
مہینہ
افکارِ رِضَا



مُدیر
محبتِ ذُرِّ بَرَقِ اُورِی

(۸) مولانا کوثر نیازی:

”کنز الایمان تمام اردو تراجم میں عشق افروز اور ادب آموز ترجمہ ہے۔ یہ عشق رسول ﷺ کا خزینہ اور محارف اسلامی کا گنجینہ ہے۔“

(امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت، مطبوعہ راج محل بہار، ص ۲۲)

(۹) مولانا بدرالدین احمد قادری:

”دور حاضر میں اردو کے شائع شدہ ترجموں میں صرف ایک ترجمہ ”کنز الایمان“ ہے جو قرآن کا صحیح ترجمان ہونے کے ساتھ (۱) تقاسیر معتبرہ قدیمہ کے مطابق ہے (۲) اہل تفویض کے مسلک اسلام کا عکاس ہے (۳) اصحاب تاویل کے مذہب سالم کا مؤید ہے (۴) زبان کی روانی اور سلاست میں بے مثل ہے (۵) عوامی لغات اور بازاری بولی سے یکسر پاک ہے (۶) قرآن حکیم کے اصل غشا و مراد کو بتاتا ہے (۷) آیات ربانی کے انداز خطاب کو سمجھواتا ہے (۸) قرآن کے مخصوص محاوروں کی نشان دہی کرتا ہے (۹) قادر مطلق کی رداے عزت و جلال میں نقص و عیب کا وہبہ لگانے والوں کے لیے شمشیر برداں ہے (۱۰) حضرات انبیاء کی عظمت و حرمت کا محافظ و نگہبان ہے۔ (۱۱) عامۃ المسلمین کے لیے با محاورہ اردو میں سادہ ترجمہ ہے (۱۲) لیکن علماء و مشائخ کے لیے حقائق و معرفت کا اُمڈنا سمندر ہے۔“

بس اتنا سمجھ لیجیے کہ قرآن حکیم قادر مطلق جل جلالہ کا مقدس کلام ہے اور کنز الایمان اس کا مہذب ترجمان ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ ترجمہ اس کا پیش کردہ ہے جو عظمت مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا علم بردار، تائید رہمانی کا سرمایہ دار، انوار ربانی کا حامل، حقائق قرآن کا ماہر، دقائق آیات کا عارف ہے۔“

(سوانح اعلیٰ حضرت، ص ۳۶۶ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

(۱۰) علامہ قلام رسول سعیدی..... جامعہ نعیمیہ لاہور، پاکستان:

”اس ترجمہ (کنز الایمان) میں اردو، عربی کے اسلوب میں رنگی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور فصاحت و بیان کے آئینہ میں اعجاز قرآن کا عکس نظر آتا ہے۔ اس ترجمہ میں علم کلام کی اُلجھی ہوئی گتھیاں سلجھا کر عبارت کے سلیس فقروں میں رکھ دی گئی ہیں۔ ذات و صفات، جبر و قدر اور نبوت و رسالت کے نازک مسائل کو جس عمدگی اور اختصار کے ساتھ ترجمہ کی تحریر سے سہل کیا ہے۔ امام رازی اگر اسے دیکھ

پاتے تو بے اختیار آفرین کہتے۔ ابن عطاء جہائی کے سامنے یہ ترجمہ ہوتا تو شاید اعتراض سے توبہ کر لیتے۔ خامۃ تصوف سے جس طرح اعلیٰ حضرت نے آیات کے بطن کو ترجمہ میں ڈھالا ہے، غزالی ہوتے تو دیکھ کر وجد کرتے۔ ابن عربی شاد کام ہوتے اور سہروردی دعا میں دیتے۔ ترجمے کے ضمن میں جو فقہی گلینے لائے ہیں اگر امام اعظم پر پیش کیے جاتے تو یقیناً مرحبا کہتے اور اگر ابن عابدین اور سید مطلقاوی کے سامنے یہ فقہی آگینے ہوتے تو اعلیٰ حضرت سے تلمذ کی آرزو کرتے۔

قرآن مجید کے علوم و فنون، اس کی فصاحت و بلاغت اور اس کی تاویل و تفسیر پر جو شخص نگاہ رکھتا ہو وہ جب اس ترجمہ کو پڑھے گا تو یقیناً سوچے گا کہ اگر قرآن مجید اردو میں اُترا ہوتا تو یہ عبارت اس کے قریب تر اور جو فصاحت زبان سے آشنا ہو اُسے کہنا پڑے گا کہ اس ترجمے میں زبان و بیان کی بلاغت اعجاز کی سرحدوں کو چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔“

(محاسن کنز الایمان، مطبوعہ مکتبہ الحبیب الہ آباد، ص ۷۷-۸)

(۱۱) علامہ اختر رضا خاں ازہری..... چالشیں حضور مفتی اعظم ہند

”معرض بہادر یہ سنتے چلیں کے امام احمد رضا کا وہ ترجمہ جسے انہوں نے اردو کے ترجموں کی بنا پر غلط بتایا تھا وہ علما کے نزدیک نہ صرف صحیح ہے بلکہ ایسا مشہور ہے کہ محتاج بیان نہیں۔ تو وہ جو ہم نے کہا تھا کہ ہر غیر مشہور غلط نہیں ہوتا محض تنزل تھا اور اردو کے ترجموں کی ہی حد تک تھا نیز ان ارشادات کے پیش نظر ترجمہ رضویہ کو دیگر تراجم پر فوقیت ظاہر جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے تو اس کے مقابل دیگر تراجم کو لانا جہل ہے۔“

(دفاع کنز الایمان، مطبوعہ ادارہ مفتی دنیا، بریلی شریف، ص ۵۷)

(۱۲) ڈاکٹر محمد طاہر القادری:

”اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کنز الایمان میں فہم و تدبر کا وہ عالم ہے کہ وہ علوم و معارف اور مطالب و معانی جو تفسیر کے ان گنت اوراق پر بکھرے پڑے ہیں، کنز الایمان کے ایک ایک لفظ میں سمو دیے گئے ہیں۔ وہ فقہی مسائل جن کے لیے بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے، اعلیٰ حضرت کے ترجمے نے کمالی اختصار کے ساتھ انہیں اپنے اندر سمو لیا ہے۔ اسی طرح وہ لغوی مباحث اور مختلف اشتقاقیات جن کے لیے لغت کی

بیسیوں کتب کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے، کنز الایمان کا ایک ایک لفظ ان بحثوں کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہیں۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ کنز الایمان پڑھنے کے بعد نہ تو قاری کو متعلقہ مسائل میں کتب فقہ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت رہتی ہے اور نہ ہی لغت یا کتب تفسیر کی جانب۔“

(کنز الایمان کی فنی حیثیت، مطبوعہ دارالعلوم محمدیہ حیدرآباد الہند، ص ۱۲)

(۱۳) علامہ سید محمد مدنی کچھوچھوئی..... جانشین حضور محمد اعظم ہند

”ان تمام مباحث کو بغور دیکھ لینے کے بعد امام احمد رضا کے ترجمے کی اہمیت کا اندازہ لگتا ہے کہ اس قدر طویل بحث و تحقیق کے بعد جو حقیقت سامنے آئی اس کو امام احمد رضا نے اپنے ترجموں کے مختصر سے فقروں میں سمو دیا ہے اور اس احتیاط سے یہ کام انجام دیا کہ نہ کسی اسلامی عقیدے پر آج آئی، نہ بارگاہ رسالت کے آداب میں کوئی فرق ہوا، نہ محاورے کی پیشانی پر کوئی شکن پڑی، نہ اصحاب تاول کی روش پر ارشاد ربانی کے مقصود کا دامن ہاتھ سے چھوٹا، نہ اصولی اور لغوی حقائق سے روگردانی کی اور نہ ہی اولیائے کاملین اور اسلاف متقدمین کے راستے سے ہٹے۔ بے شک اس سعادت بزرگوار و نیست..... تانہ بخشد خدائے بخشنده۔“

(المیزان، امام احمد رضا نمبر، مئی ۱۹۷۶ء، ص ۹۸)

(۱۴) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی:

”وہ ایک باخبر، ہوش مند اور باادب مترجم تھے۔ ان کے ترجمے کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے آنکھیں بند کر کے ترجمہ نہیں کیا بلکہ وہ جب کسی آیت کا ترجمہ کرتے تھے تو پورا قرآن مضامین قرآن اور متعلقات قرآن ان کے سامنے ہوتے تھے۔ آپ کے ترجمہ قرآن میں برسوں کی فکری کاوشیں پنہاں ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایسی نظر عطا فرمادے جس کے سامنے علم و دانش کی وسعتیں سٹ کر ایک نقطہ پر آجائیں۔ فی البدیہہ ترجمہ قرآن میں ایسی جامعیت کا پیدا ہو جانا عجائبات عالم میں سے ایک عجوبہ ہے۔“

(”چشم و چراغ خاندان برکاتیہ“ مشمولہ سالنامہ معارف رضا، کراچی ۲۰۰۳ء، ص ۸۷)

(۱۵) مولانا طہین اختر مصباحی..... دارالعلوم دہلی

”کنز الایمان عظیم توحید کا محافظ ہے اور احترام انبیاء و صالحین کا داعی بھی۔“

کنز الایمان نے الفاظ قرآن کے پیکر کو سامنے رکھتے ہوئے روح قرآن کو بڑی حد تک اپنے اندر جذب کر لیا ہے۔ کنز الایمان میں صحت مفہوم و معنی بھی ہے اور حسن ترجمہ بھی۔ کمال و جامعیت اس کا طرہ امتیاز اور اختصار و سلاست اس کا خوبصورت زیور۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ کنز الایمان اردو زبان کے اندر صحیح معنوں میں موضح قرآن بھی ہے اور ترجمان قرآن بھی، تفہیم قرآن بھی ہے اور تذکیر قرآن بھی، تدبیر قرآن بھی ہے اور بیان قرآن بھی، ضیاء قرآن بھی ہے اور انوار قرآن بھی، روح قرآن بھی ہے اور فیضان قرآن بھی، معارف قرآن بھی ہے اور محاسن قرآن بھی، ظلم قرآن بھی ہے اور جمال قرآن بھی۔

اور اس کا بے مثال و باکمال مترجم ان عالمانہ صفات، مفسرانہ خصائص اور مومنانہ اوصاف و کمالات کا جامع ہے۔ جس کے بارے میں بڑے اعزاز و افتخار کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ

سہا را در کعبہ و بت خانہ می نالند حیات تاز بزم عشق دانائے راز آید برون
(معارف کنز الایمان، مطبوعہ رضوی کتاب گھر دہلی، ص ۵۷)

(۱۶) مفتی محمد مطیع الرحمن رضوی:

”امام احمد رضا نے صدر الشریعہ مولانا امجد علی کی درخواست اور مسلسل اصرار پر ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۱ء کو قرآن کریم کا اردو زبان میں فی البدیہہ کر لیا۔ مگر دوسرے مترجمین کی طرح لغت دیکھ کر لفظ کے نیچے لفظ نہیں رکھا۔ جس سے تقدیس باری پر حرف آئے یا شان رسالت کا خون ہو بلکہ کلام الہی کے تمام ممکنہ متفصیلات کا لحاظ رکھتے ہوئے نہایت ہی پاکیزہ اور مقدس لفظوں میں صاف، سلیس اور شستہ ترجمہ کیا ہے۔“

(امام احمد رضا خاتون کے اجالے میں، مطبوعہ النجم المصباحی مبارک پور، ص ۱۱)

(۱۷) مولانا محمد عبدالحسین نعمانی..... دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ منو پوری:

”قرآن پاک کے تراجم تو بہت سے منظر عام پر آئے اور آ رہے ہیں مگر آپ نے عشق و ایمان میں ڈوب کر جو ترجمہ قرآن کنز الایمان اپنے خلیفہ و تلمذ صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کے ہاتھوں ظلم بند کر لیا ہے، وہ علوم و معارف اور عشق و محبت کا سمجھینہ ہے۔ اس کی سطر سطر آپ کے علمی مقام و مرتبے کی کچی تصویر ہے۔ اس ترجمے کو دیکھنے کے بعد دیگر تراجم پھیکے نظر آتے ہیں۔ آپ کا یہ ترجمہ

ایک طرف اردو زبان و ادب کا شایکار ہے تو دوسری طرف قرآن حکیم کی صحیح ترجمانی کا منہ بولتا ثبوت بھی اور ایمانِ بیانی میں بھی یہ ترجمہ قرآن اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بات بھی توجہ کے لائق ہے کہ آج پوری دنیا میں کوئی ترجمہ قرآن کثرتِ اشاعت میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دنیا کی کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ طویل تفسیری مباحث کو چند لفظوں میں سمیٹ کر بیان کرنا بڑے کمال کی بات ہے اور یہ کمال اہل علم کو کنز الایمان میں جگہ جگہ بکھرا ملے گا۔

(امام احمد رضا اور ان کی تعلیمات، نوری مشن مالے گاؤں، ص ۳)

(۱۸) مفتی ڈاکٹر محمد کرم احمد..... شاہی امام مسجد فتح پوری، دہلی:

”یہ ایک مسئلہ حقیقت ہے کہ فاضل بریلوی علمی اور ادبی صلاحیتوں میں معاصرین اور متاخرین میں بہت اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ ان کے پایہ کا عالم نہ ان کے دور میں تھا نہ آج ہے۔ قرآن کریم کا منطوق اور جامع ترجمہ وہی عالم کر سکتا ہے جس کو عربی، فارسی اور اردو زبانوں میں مہارت ہو، جو محاورات اور ادبی فصاحت و بلاغت سے خوب واقف ہو۔ جو سیرت پاک مصطفیٰ ﷺ سے باخبر ہو۔ جس کو علوم قرآنیہ کے ساتھ ساتھ فنِ حدیث پر بھی مکمل دسترس ہو۔ جو آیت کریمہ کے شانِ نزول اور اس وقت کے کوائف و حالات سے باخبر ہو۔ جس کے پاس عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا خزانہ ہو۔ جو مکمل خشوع و خضوع کے ساتھ بین الخوف والرجا لکھنے کا عادی ہو۔ جب ہم فاضل بریلوی کی حیات اور علمی مقام و مرتبہ کا جائزہ لیتے ہیں تو صرف وہی مجمعِ انکلمات کے پیکر میں سامنے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ”کنز الایمان“ دنیا بھر میں مقبول ہے۔ نہ صرف عوام و خواص بلکہ ہر طبقہ فکر کے علماء اس سے استفادہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔“

(سہ ماہی افکارِ رضا ممبئی، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۱)

(۱۹) ڈاکٹر محمد لطیف حنیفی:

”کنز الایمان خزانۃ ایمان بھی ہے اور خزانۃ علم و عرفان بھی۔ بد مذہب کے تراجم قرآن نے تقدیس الوہیت، عصمتِ رسالت اور صداقتِ اسلام پر ضرب کاری لگا کر مسلمانوں کو گمراہی کے دلدل میں ڈھکیلے اور اعدائے اسلام کو اسلام کو بدنام کرنے کا جو سامان فراہم کیا تھا، امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن نے ان کے تار و پود بکھیر دیے۔ مسلمانوں کے عقیدہ و ایمان کے شہرستان میں اُجالا برپا کر دیا اور زمانہ پر

اسلام کی حقانیت واضح کر دی۔ پیغمبر اسلام علیہ السلام کی عظمت و رفعت کا سکہ بٹھا دیا اور شہرِ شہر سے لیکر گھر گھر اور قلب و جگر اور فکر و نظر میں محبتِ الہی اور عشق و احترامِ رسالت پناہی کی شمعیں فروزاں کر دیں۔

کنز الایمان کا لفظ لفظ معتبر اور غشائے قرآن کے مطابق ہے اور اس ترجمہ سے امام احمد رضا کی قرآن فہمی، علمی و ادبی شان، تجدیدی آن بان اور عشقِ مصطفوی کے حب و تاب اور توانائی کی شعاعیں چلتی نظر آتی ہیں۔ ترجمہ قرآن کا یہ تقدیری کارنامہ بھی نہایت مسلمہ پر بلکہ عالمِ انسانیت پر بھی امام احمد رضا کا ایک عظیم احسان ہے۔

(کنز الایمان اور تحقیقی امور۔ غلام مصطفیٰ رضوی، ص ۲)

(۲۰) ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم..... ریڈر شعبہ اسلامیات، ہمدرد یونیورسٹی، نئی دہلی:

”فاضل بریلوی مولانا الشاہ احمد رضا قادری کو قادی رضویہ کے علاوہ اور جن تصانیف نے شہرتِ دوام بخشی، ان میں ”کنز الایمان“ کا خصوصی مقام ہے۔ قرآن حکیم کے اس ترجمے نے حق و صداقت کی دنیا میں اپنا وقار اور معیار صرف برقرار ہی نہیں رکھا، بلکہ اس نے ایوانِ باطل میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ اس ترجمہ میں توحیدِ ربانی اور ناموسِ رسالت کا پاس ہر انداز میں موجود ہے۔“

(چند سطریں بعد) ”امام احمد رضا نے قرآن حکیم کا ترجمہ کر کے ملتِ اسلامیہ پر احسانِ عظیم کیا ہے اور وہ اس لیے کہ جتنے قرآنی تراجم موجود تھے اس میں کسی نہ کسی طرح شانِ رسالت میں تنقیص کے پہلو نمایاں تھے اور لکھنے، عظمتِ توحیدِ ربانی کا اظہار نہیں ہوا تھا۔ مگر آپ کا ترجمہ ان تمام خامیوں سے قطعاً مبرا ہے۔ اس ترجمے کے سلسلے میں خاص بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کے جتنے تراجم اردو زبان میں کیے گئے ہیں، ان میں سے چند ہی تراجم ایسے موجود ہیں براہِ راست قرآن کی عربی عبارات سے جو منتقل ہوئے ہیں۔ ان میں سے آپ کا ترجمہ کنز الایمان بھی ہے۔

بیش تر تراجم قرآن ایک دوسرے تراجم کی نقل یا اس کا چہرہ ہیں۔“

(پیغامِ رضا کا امام احمد رضا نمبر ۱۹۹۷ء، ص ۷۷)

(۲۱) سید وجاہت رسول قادری..... صدر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی:

”کنز الایمان، احادیثِ مبارکہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اسلافِ کرام کی تفاسیر کا نمچوڑ ہے اور یہ کہ اس میں کوئی خلافِ شرع یا خلافِ اسلام مواد نہیں ہے۔“

یہاں ہم امام احمد رضا سے علمی اور مسلکی اختلافات رکھنے والے علما اور اسکالرز سے بھی درخواست گزار ہیں کہ آپ علم و تحقیق کے میدان میں ذاتی بغض و عناد، گروہی حسد اور مسلکی تعصب کی عینک اتار کر ”نگاہ عشق و مستی“ کی ٹھنڈی روشنی میں ”کنز الایمان“ کا مطالعہ کریں ان شاء اللہ آپ کو یہاں ”ایمان“ کا بیش بہا خزانہ اور عشق مصطفوی ﷺ کی ”دولت بیدار“ ملے گی۔ امام احمد رضا محدث بریلوی کو ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر علم کی کسوٹی پر رکھیں۔ ان شاء اللہ ان کو کھرا پائیں گے اور فکری اتحاد و یگانگت کی راہ پیدا ہوگی۔ جس کی آج ہمیں شدید ضرورت ہے۔ ”دانش نورانی“ کی روشنی میں ان کی شخصیت و تصانیف کا مطالعہ کریں ان شاء اللہ اندھیروں سے اجالوں میں آجائیں گے۔ اس لیے کہ نور بصیرت سے مزین مطالعہ اندھیروں سے اجالے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔“

(سہ ماہی افکار و رضا، مئی جولائی تا دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۳)

(۲۲) ڈاکٹر مجید اللہ قادری:

”امام احمد رضا بریلوی کے ترجمہ قرآن کا ایک امتیازی پہلو دیگر معروف اردو قرآنی مترجمین کے مقابلے میں یہ ہے کہ جو جامعیت، معنویت اور مقصدیت قرآن کے کلمات میں پوشیدہ ہے اس کی مکمل جھلک امام موصوف کے ترجمے میں نمایاں ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے کہ مترجم کے ذہن میں وہ تمام تفاسیر، لغوی معنی، اس کے متعلق احادیث مبارکہ اور اقوال صحابہ موجود ہو۔ اور ساتھ ہی ساتھ قوت حافظہ بھی اتنا قوی ہو کہ وہ کمپیوٹر کی طرح کام کرے، جس طرح کمپیوٹر کا بٹن دیا کر مطلوبہ معلومات (Information) یکجا طور پر ایک ہی نظر میں اسکرین پر دیکھی جاسکتی ہے۔ اسی طرح مترجم کا ذہن بھی اتنا قوی اور فعال ہو کہ فوراً ان تمام کلمات کے مقامات کو یکجا کر کے اور ان کی جامعیت، معنویت اور مقصدیت کے پیش نظر ایسے الفاظ کا انتخاب کرے کہ ترجمہ میں کسی قسم کی تشکیلی باقی نہ رہے اور نہ عبارت میں کوئی جھول۔ حقیقت میں بلا امتیاز اگر امام احمد رضا کے ترجمہ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو محسوس ہوگا کہ یہ ترجمہ تفاسیر اور لغات کی مستند کتب کی عکاسی کرتا ہے۔“

(کنز الایمان اور معروف قرآنی تراجم، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، ص ۵۳۲، ۵۳۳)

(۲۳) ڈاکٹر صابر سنبھلی..... صدر شعبہ اردو ایم۔ ایچ (پی جی) کالج مراد آباد:

”یہ ترجمہ قرآن امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا مسلمانوں کے لیے عمدہ تحفہ ہے۔ عام طور سے یہ بات بھی لوگوں کی معلوم نہیں کہ اس ترجمے کے لیے کوئی خاص اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ جو لوگ امام احمد رضا کی تصنیفی اور خاص کر قادی لوسی کی مصروفیات سے واقف ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کے پاس وقت کی کتنی کمی تھی۔ ان کے عزیز شاگرد و صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی معصف بہار شریعت چاہتے تھے کہ اگر امام احمد رضا قرآن کریم کا اردو میں ترجمہ کر دیں تو وہ ان کے علم و فضل اور عشق رسول کی وجہ سے ایک لامتناہی ترجمہ بن جائے گا۔ انہوں نے اس کے لیے کئی بار فاضل بریلوی سے عرض کیا لیکن باوجود وعدوں کے اس کے لیے وقت نہیں نکل سکا۔ آخر یہ طے پایا کہ صدر الشریعہ دوپہر کو قیلولہ کے وقت یا رات کو سوتے وقت فاضل بریلوی کے پاس پہنچ جایا کرے اور ایسا ہی ہوا۔ ترجمہ کا طریقہ یہ رہا کہ صدر الشریعہ آیات قرآنی پڑھتے جاتے اور آپ ان کا ترجمہ املا کراتے جاتے۔ مترجم کے پاس نہ تفاسیر قرآن و دیکھنے کی فرصت تھی، نہ ترجمہ کی زبان پر نظر ثانی کرنے کا وقت، چاہیے تھا کہ ایسی رواداری (بلکہ بھاگ دوڑ) میں کیا گیا ترجمہ معمولی ترجمہ ہوتا، لیکن یہ مترجم علیہ الرحمہ پر اللہ رب العزت کا کرم خاص تھا کہ یہ ترجمہ اردو ترجمہ میں شاہ کار ہو گیا۔ یہ کام ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۲ء میں مکمل ہوا۔“

(سہ ماہی افکار و رضا، مئی جولائی تا دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۶)

(۲۴) سید صابر حسین شاہ بخاری:

”یوں تو قرآن کریم کے کئی تراجم ہیں لیکن اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کے ترجمہ ”کنز الایمان“ کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس کی اشاعت کئی لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ اسے کئی زبانوں میں بھی منتقل کر دیا گیا ہے۔ اس کے محاسن پر درجنوں مقالات مظر عام پر آچکے ہیں۔ اس کی مقبولیت کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ عشق مصطفی ﷺ میں ڈوب کر لکھا گیا ہے۔“

(سہ ماہی افکار و رضا، مئی جولائی تا ستمبر ۱۹۹۹ء، ص ۳۲)

(۲۵) مولانا رضاء المصطفیٰ اعظمی..... مہتمم المجدد احمد رضا اکیڈمی، کراچی:

”یوں تو آپ کے علمی کارناموں کی تفصیل بڑی طویل ہے لیکن ان میں سب سے

بڑا علمی کارنامہ ترجمہ قرآن مجید ہے۔ ترجمہ کیا ہے قرآن حکیم کی اردو میں ترجمائی ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ آپ کا یہ ترجمہ الہامی ترجمہ ہے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ اعلیٰ حضرت نے جملہ مستند و مروج تفاسیر کی روشنی میں قرآن حکیم کی ترجمانی فرمائی ہے۔ جس آیت کی وضاحت مفسرین کرام کئی کئی صفحات میں فرمائیں۔ مگر اعلیٰ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوبی عنایت فرمائی کہ وہی مفہوم ترجمہ کے ایک جملہ یا ایک لفظ میں ادا فرمایا۔ قلیل جملہ کثیر مطالب اسی کو کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمے سے ہر پڑھنے والے کی نگاہ میں قرآن کریم کا احترام، انبیاء کی عظمت اور انسانیت کا وقار بلند ہوتا ہے۔

(قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی، ص ۳ مطبوعہ رضوی کتاب گھر بیہولہ)

(۲۶) ڈاکٹر محمد ہارون..... سابق استاذ آکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ

”امام احمد رضا نے رسول اکرم ﷺ پر کسی بھی طرح کی تنقید کرنے یا ان کی عظمت و کمال میں کوئی بھی شک پیدا کرنے کی اجازت دینے سے انکار کیا۔ انہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کے مرتبہ و کمال کو گھٹانے والے دہائی تراجم قرآن کے مقابلے میں اردو زبان میں قرآن حکیم کا بہت ہی خوبصورت ترجمہ پیش کیا۔

(پیغام رضا کا خصوصی شمارہ مارچ ۲۰۰۷ء، ص ۱۲)

(۲۷) ڈاکٹر ظہور احمد اظہر..... چیئر مین شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور:

”فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہشت پہلو ہی نہیں ہمہ جہت ہے۔ ان کی سیرت و شخصیت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ و استیعاب بہت مشکل کام ہے۔ ان کا خوبصورت ترجمہ قرآن کریم کنز الایمان تمام قدیم و جدید تراجم میں منفرد ہے۔ شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کے وقتوں میں بھی ابھی اردو زبان ناپختہ تھی لیکن مولانا احمد رضا خاں کے عہد تک اردو زبان کافی منجھی ہوئی زبان بن چکی تھی پھر چونکہ وہ اہل زبان تھے، اس لیے اردو کے ساتھ ہندی پر بھی انہیں قدرت حاصل تھی اور عربی زبان میں بھی انہیں کمال حاصل تھا۔ اس طرح عربی اور اردو دونوں زبانوں کا عالم اور شاعر و ادیب ہونے کے باعث انہیں ترجمہ قرآن کرتے وقت ہر دو زبانوں پر قدرت کے عملی مظاہرہ کا موقع ملا اور بے ساختہ ترجمہ قرآن مکمل ہو گیا تو آپ نے اسے کنز الایمان فی ترجمہ القرآن کا خوبصورت نام دیا۔ مولانا کے اس ترجمے میں

مناسب الفاظ کی آمد اور حسین اسلوب بیان کا امتیازی رنگ دکھائی دیتا ہے۔ ٹھیکہ اردو الفاظ کے ساتھ قرآن کریم کے عربی الفاظ کا نہایت عمدہ اور موزوں امتزاج ملتا ہے۔“

(ماہنامہ معارف رضا کراچی جولائی ۲۰۰۵ء، ص ۲۲)

(۲۸) ڈاکٹر جمیل احمد..... چیئر مین شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی:

”امام احمد رضا بریلوی کا ترجمہ قرآن بڑا مختصراً، مثالی، باحار وہ اور سلیس ہے۔“

(حکیم محمد موسیٰ امرتسری نمبر۔ جہان رضا لاہور اکتوبر نومبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۳۲)

(۲۹) ڈاکٹر رشید احمد چاندھری..... ڈائریکٹر ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، پاکستان:

”سورۃ النحل میں آں حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

”ووجدک ضالاً فہدی“ مولانا (احمد رضا) اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: اور

تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ آں حضرت ﷺ کے بارے

میں ہمیں معلوم ہے کہ زمانہ نبوت سے پہلے بھی ان کے دامن وقار و کمالت پر قبائلی

رسم و رواج یا اہل مکہ کی بت پرستی و گمراہی کا کوئی داغ نہیں ہے، اس لیے اس آیت

کریمہ میں لفظ ضلال کا وہی ترجمہ زیادہ مناسب ہے جو مولانا نے کیا ہے۔“

(پیغام رضا کا امام احمد رضا نمبر۔ ۱۹۹۷ء، ص ۱۹۱)

(۳۰) پروفیسر رفعت جمال صاحبہ..... صدر شعبہ اردو مدارس ہندو یونیورسٹی، بنارس اترپردیش:

”انہوں نے عشق رسول سے سرشار ہو کر قرآن مجید کا ترجمہ فصاحت و بلاغت کو

مد نظر رکھ کر بہت ہی محتاط انداز میں نہایت سلیس، شگفتہ اور روزمرہ کی زبان میں کیا

جو اردو نثر کا عظیم شاہ کار ہے۔“

(ماہنامہ معارف رضا کراچی جولائی ۲۰۰۵ء، ص ۳۱)

(۳۱) مولانا سعید بن یوسف ذکی..... امیر جمعیت المدینہ، پاکستان:

”یہ (کنز الایمان) ایسا ترجمہ قرآن مجید ہے جس میں پہلی بار اس بات کا خیال رکھا

گیا ہے کہ جب ذات باری تعالیٰ کے لیے بیان کی جانے والی آیتوں کا ترجمہ کیا

گیا ہے تو بوقت ترجمہ اس کی جلالت، علوت، تقدس و عظمت و کبریائی کو بھی ملحوظ

خاطر رکھا گیا ہے جب کہ دیگر تراجم خواہ وہ اہل حدیث سمیت کسی بھی مکتب فکر کے

علماء کے ہوں، ان میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ اس طرح وہ آیتیں جن کا تعلق محبوب

خدا، شفیع روز جزاء، سید الاولین و الآخرین، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہے

یا جن میں آپ سے خطاب کیا گیا ہے تو بوقت ترجمہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے یہاں پر بھی اوروں کی طرح نقلی و لغوی ترجمے سے کام نہیں لیا۔ بلکہ صاحب صاحب بنسطق عن الہوی اور ورفعا لک ذکرک کے مقام عالی شان کو ہر جگہ طوطا خاطر رکھا ہے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے جو دیگر تراجم میں بالکل ہی ناپید ہے۔“

(کنز الایمان اہل حدیث کی نظر میں، مشمولہ معارف رضا ۱۹۸۳ء، ص ۱۹۰)

(۳۲) ماہ نامہ الحسنات (بمطالعہ اسلامی ہند کا ترجمان) رام پور۔ اظہار:

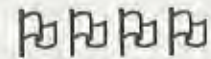
”فقہ میں جدا ممتاز اور فتاویٰ رضویہ کے علاوہ ایک اور علمی کارنامہ ترجمہ قرآن مجید ہے جو ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء میں ”کنز الایمان فی ترجمہ القرآن“ کے نام سے منظر عام پر آیا اور جس کے حواشی ”تذاتن العرفان فی تفسیر القرآن“ کے نام سے مولوی نعیم الدین مراد آبادی نے تحریر فرمائے۔ یہ ترجمہ اس حیثیت سے ممتاز نظر آتا ہے کہ جن چند آیات قرآنی کے ترجمے میں ذرا سی بے احتیاطی سے حق جل مجدہ اور آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں بے ادبی کا شائبہ نظر آتا ہے۔ احمد رضا خاں نے ان کے بارے میں خاص احتیاط برتی ہے۔“

(شخصیات نمبر۔ ماہ نامہ الحسنات، رام پور ۱۹۷۹ء، ص ۵۴-۵۵)

(۳۳) ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین:

”امام احمد رضا قرآن میں غیر معمولی بصیرت رکھتے تھے۔ امام احمد رضا کا شمار عالم اسلام کے اُن خواص علما میں ہوتا ہے جن کی قامت پر ”رسوخ فی العلم“ کی قبا راست آتی ہے۔ قرآن کریم سے اُن کو غیر معمولی شغف تھا۔ انھوں نے اللہ کے کلام میں غیر معمولی تدبر کیا۔ اسی مسلسل تدبر و فکر کا نتیجہ تھا کہ امام احمد رضا کو قرآن پاک سے خاص نسبت ہو گئی۔ ان کا ترجمہ قرآن ان کے برسوں کے فکر و تدبر کا نچوڑ ہے۔“

(کنز الایمان اور معروف قرآنی تراجم، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، ص ۳۳۶)



منظومات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ پر نثری و شعری اظہارِ بے اتنے زیادہ ہیں کہ اعداد و شمار اُس کا بوجھ مشکل ہی سے اُٹھا سکتے ہیں۔ ہند و پاک اور دیگر ممالک میں امام احمد رضا سے عقیدت رکھنے والا کون ایسا شعری ذوق کا حامل سُنی مسلمان ہو گا جس نے امام احمد رضا کی عقیدت میں اپنے احساس کسی لہروں کو اشعار میں مجسم نہ کیا ہو گا۔ جو مناقب ہمیں موصول ہوئیں وہ اس نظر باب میں شامل ہیں۔ خاص طور سے گلی گلزارِ برکاتیت حضرت حسنین بیانِ نظم مدظلہ العالی کا شعری اظہار یہ اس بات کی زینت ہے اور جناب ڈاکٹر صابر سنبھلی صاحب نے امام احمد رضا کے تعلق سے اپنا نیا شعری تجربہ پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ دو شعرا کے مناقب اور شامل ہیں۔

..... ص۔ ر۔ مصباحی

یا الہی مسلک احمد رضا خاں زندہ باد

از: سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی

در احمد کی ضیا ہے مسلک احمد رضا
 نام کہتے ہیں کہ کیا ہے مسلک احمد رضا
 وہاب حنفی ہو یا ہو مشرب غوث و علی
 سب کو مانو اور حبیب رب سے تم اُلفت کرو
 اک مثلث تھے رضا علم و عمل اور عشق کے
 یہ سکھاتا ہے شریعت اور طریقت کے اصول
 فی زمانہ سُنیت کی بس یہی پہچان ہے
 پوری سنی دنیا میں سچے عقیدے کے لیے
 اعلیٰ حضرت کا یہ احساں ہم مسلمانوں پہ ہے
 نام کے سید جو جلتے ہیں رضا کے نام سے
 سامنا ہوتا ہے جب بھی دشمنانِ دین سے
 مرہدِ مارہرہ نے نسبت رضا کو ایسی دی
 شاندارِ برکت الہی کا یہ فیضان ہے

نظمی تم کو کیوں نہ برکاتی رضا پر ناز ہو

تم نے گفتی میں پیا ہے مسلک احمد رضا

ممبئی، ۲۵ جنوری ۲۰۰۸ء

باب ہشتم

یا الہی مسلک احمد رضا خاں زندہ باد	سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی	۴۳۹
تفصیل برکاتِ اعلیٰ حضرت	سید نصیر الدین نصیر کوٹروی	۴۴۰
منقبت	ڈاکٹر صابر سنبھلی	۴۴۲
منقبت در شانِ امام احمد رضا	محمد توفیق احسن برکاتی مصباحی	۴۴۳
منقبت	حافظ مطلوب بیگم پوری	۴۴۴

تضمین بر کلام اعلیٰ حضرت

سید نصیر الدین نصیر کلاوی

دل کے آگن میں یہ ایک چاند سا اُترا کیا ہے
موج زن آنکھوں میں یہ نور کا دریا کیا ہے
ماجرا کیا ہے یہ آخر یہ معما کیا ہے
”کس کے جلوے کی جھلک ہے، یہ اُجالا کیا ہے“

ہر طرف دیدہ حیرت زدہ تکتا کیا ہے“

زائر گنبدِ خضریٰ، تجھے اب فکر ہے کیا
سامنے وہ بھی ہیں، اللہ کا در بھی ہے کھلا
چپ نہ رہ، کھول زباں، دامنِ مقصد پھیلا
”مانگ من ماننی، منہ مانگی مرادیں لے گا“

نہ یہاں ناں ہے، نہ منگتا سے یہ کہنا، کیا ہے؟“

خود مگر ہے، نہ وہ گستاخ، نہ وہ ظالم ہے
بد عقیدہ ہے نہ وہ چرب زباں عالم ہے
نسلِ خدام سے منسوب کوئی خادم ہے
”یوں ملائک کریں معروض کہ ایک مجرم ہے“

اُس سے پرسش ہے: بتا تو نے کیا کیا ہے“

روبروِ داد و محشر کے ہے اک عصیاں کیش
ہے ادھر مالکِ کل اور ادھر یہ درویش
معصیت کار، خطا دار، گنہ بیش از بیش
”سامنا تہر کا ہے دفترِ اعمال ہے بیش“

ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے“

نوح زن ہے دل برباد کہ یا شاہِ رُسل

اب کہاں جائے یہ ناشاد کہ یا شاہِ رُسل
وقتِ امداد ہے، امداد! کہ یا شاہِ رُسل
”آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رُسل“

بندہ بے کس ہے شہا! رحم میں وقف کیا ہے“

ہے عنایت، جو نہیں مصروف ثنا ہوتا ہوں
ورنہ اوقات مری کیا ہے، نہیں کیا ہوتا ہوں
غم تو بس یہ ہے کہ محروم نوا ہوتا ہوں
”اب کوئی دم میں گرفتار بلا ہوتا ہوں“

آپ آجائیں تو کیا خوف ہے، کھٹکا کیا ہے“

عرصہ حشر میں تھا نیم و رجا کا عالم
سخت مشکل میں گھری تھی مری جان پُر غم
ہاتھ میں تھامے ہوئے حمدِ الہی کا علم
”لو! وہ آیا مرا حامی، مرا غم خوار اُمم“

آگنی جاں تن بے جاں میں، یہ آنا کیا ہے“

یوں مرے سر سے بلا خوف کی ٹالیں سرور
حشر کی بھیڑ میں چپکے سے بلا لیں سرور
پہلے قدموں میں ذرا دیر بٹھالیں سرور
”پھر مجھے دامنِ اقدس میں چھپالیں سرور“

اور فرمائیں ہٹو! اس پہ تقاضا کیا ہے“

تیرے اشعار میں ہے عشقِ نبی کی مہکار
نعت کے باغ میں آئی ہے، ترے دم سے بہار
تجھے کرتا ہے نصیر، اہلِ ولایت میں شمار
”اے رضا! جانِ عتادل ترے نغموں کے ثمار“

بلبلِ باغِ مدینہ! ترا کہنا کیا ہے“

منقبت اعلیٰ حضرت

از: ڈاکٹر صابر سنہلی

(نوٹ: اس منقبت کو چار طریقوں سے پڑھنا چاہیے: (۱) پورے پورے مصرعے پڑھنے چاہئیں۔ (۲) بریکٹ سے پہلے کا جز بریکٹ کے اندر مندرج عبارت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ (۳) بریکٹ میں مندرج عبارت کو اُس کے بعد والی عبارت کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیے۔ (۴) صرف وہ الفاظ پڑھنے چاہئیں جو بریکٹوں کے اندر مرقوم ہیں۔)

صاحب عظمت (صاحب عزت، صاحب نسبت) اعلیٰ حضرت
پیارے حضرت (میرے حضرت، سب کے حضرت) اعلیٰ حضرت
مفتی عالم! (نحر فضیلت! فخر کرامت!) اعلیٰ حضرت!
بیکس ہوں میں (ہجر خدا ہو مجھ پہ عنایت) اعلیٰ حضرت!
ہر ہر لمحہ (یاو خدا یا، دین کی خدمت) اعلیٰ حضرت!
جو بھی قدم تھا (جو بھی عمل تھا، وہ تھا عبادت) اعلیٰ حضرت!
سچ کہتا ہوں (مجھ جیسے سے، ناممکن ہے) ناممکن ہے
حیراں ہوں میں (کیسے بیاں ہو، آپ کی عظمت) اعلیٰ حضرت!
علم کے آگے (سارے مخالف، غم صم غم صم) سے رہتے تھے
کوئی کہیں تھا (سب پہ طاری، آپ کی ہیبت) اعلیٰ حضرت!
حق کی طرف سے (دین خدا کے آپ مجذوب) ہو کر آئے
آپ تھے بے شک (شرک کے قاتل، قاطع بدعت) اعلیٰ حضرت!
میری دعا ہے (میرے آقا، سایہ گلن ہو) شام ابد تک
آپ کی پیاری (قبر کے اوپر، رب کی رحمت) اعلیٰ حضرت!
منگتا ہے یہ (صابر کو بھی، کاش بھی عطا) کاش عطا ہو
نام پہ رب کے (میرے آقا، علم کی دولت) اعلیٰ حضرت!

منقبت در شان امام احمد رضا

نتیجہ فکر: محمد توفیق احسن برکاتی مصباحی

الجللۃ الثوابیہ، بمبئی۔ ۳

یہ ذوق طلب کی گزارش ہے کیسی، عطا ہوں عقیدت کے موتی خدارا
زمانے کو معلوم ہے یہ حقیقت، طلب نے ہے کیوں بس تمہیں کو پکارا
خدا نے چنا ہے تمہیں جب مجدد، یہ علمے عرب و عجم ہیں مؤید
کہ احیائے دین محمد کی خاطر حیات جہاں کا ہے لمحہ گزارا
عطا کیں ہزاروں کتابیں جہاں کو، جھنجھوڑا ہے جس نے خیال و گماں کو
عطاے الہی ہے یہ کارنامہ، نہ پایا زمانے نے جس کا کنارا
یہ حسام الحرمین کیوں مقتدر ہے؟ یقیناً یہ فضل شہ بحر و بر ہے
جو اہل سنن ہیں وہ رکھتے ہیں دل میں، عقیدے میں ہوگا کبھی نہ خسار
عطاے نبی ہیں فتاویٰ تمہارے، عیاں ہے جو نام مبارک سے اس کے
تحرر مسلم ہے سب کو تمہارا، کیا سر ثریا سے اونچا ہمارا
دیا نام ہے کنز الایمان اس کا، لکھایا کلام الہی کا معنی
یہ صدر الشریعہ کی اک التجا تھی، بنا جو شریعت کا دلکش منارا
بریلی بنا مرکز عشق و الفت، یہ ہے آپ کی ایک زندہ کرامت
جھکائے جمین عقیدت زمانہ، دیا پیر و مرشد کا عمدہ دُورِ ارا
پہیں گے شرابِ محبت دکھا کر، خدا کے کرم سے بریلی میں جاکر
نشانِ مدینہ نظر آئے گا تو لگائیں گے ہم اعلیٰ حضرت کا نعرا
نبی کے عدو کو ملی ہے ہزیمت، ترے نام پر ان کی آئی ہے شامت
یہ خامہ رضا کا بہت قیمتی ہے، عجب پیش کرتا ہے دلکش نظارا
یہ فکرِ رضا کی ضیا پاشیاں ہیں، یہ تذکار کی جلوہ سامانیاں ہیں
ترے نام سے اس نے پائی ہے عزت، کرم ہو کہ چلتا رہے یہ ادارا
برستی ہیں فیض و کرم کی گھٹائیں، عجب کیف و سستی میں ہیں یہ فضا کیں
کیا ذکر احمد رضا تم نے احسن کہ جس نے دیا شاعری کا اشارا

منقبتِ اعلیٰ حضرت

از حافظ مطلوب بیگم پوری

ہم تمہارے ہیں تمہارے اے امام احمد رضا
تم ہمارے ہو ہمارے اے امام احمد رضا
پیشواے اہل سنت، نائب شاہِ عرب
آپ ہیں میرے سہارے اے امام احمد رضا
آپ کی تقریر ہو یا آپ کی تحریر ہو
علم کے بچے تھے دھارے اے امام احمد رضا
غوثِ اعظم کا زلالِ فیض پایا مرجا
آپ ہیں اُن کے ذلارے اے امام احمد رضا
اے رضا، پیارے رضا، اچھے رضا مجھ پر کرم
اہل سنت کے سہارے اے امام احمد رضا
علم کے دریا بھی ہو کنزِ انکرامت بھی ہو تم
درجے ہیں اعلیٰ تمہارے اے امام احمد رضا
آپ کا مطلوب ہے بے شک سب درِ آپ کا
کیوں نہ خود کو درِ پہ دارے اے امام احمد رضا

افکارِ رضا کے دھنک رنگ

(اشاریہ)

(سہ ماہی "افکارِ رضا" کے اشاعتی نشانات)

سہ ماہی افکارِ رضا

شمارہ: ۱-۳۹

(جولائی ۱۹۹۵ء تا ستمبر ۲۰۰۰ء)

مرتب: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کیا مبارک نام ہے یہ نام افکارِ رضا

دنیاے رضویت کے شاہین، برادرِ جناب محمد زبیر قادری نے جو ایک درومند اور فعال کارکن ہیں، انہوں نے اپنے تخلصین کے ساتھ ۱۹۹۲ء میں ممبئی میں "تحریکِ فکرِ رضا" کی بنیاد رکھی۔

اس تحریک کے اغراض و مقاصد درج ذیل تھے:

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے افکار و نظریات کو زیادہ سے زیادہ متعارف کرانا۔

☆ علمائے اہل سنت و جماعت کی رہنمائی میں مفکرین اور محققین کی ایک ٹیم کا فکرِ رضا کی ترویج و اشاعت میں دن رات کوشاں رہنا۔

☆ امام احمد رضا کی تصانیف کو اہل انداز میں جدید اسلوب کے ساتھ شائع کرنا۔

☆ امام احمد رضا کی تصانیف کو ملک کی مختلف اور بین الاقوامی زبانوں میں شائع کرنا۔

☆ اربابِ فکر و دانش کو امام احمد رضا کی تحقیقات کی طرف متوجہ کرنا۔

☆ ہر اٹھتے ہوئے سوال کا امام احمد رضا کی تحقیقات کی روشنی میں جواب دینا۔

کسی بھی تحریک کی کامیابی کے لیے لٹریچر انتہائی ضروری ہے۔ محمد زبیر قادری نے بھی تحریکِ فکرِ رضا کو کامیاب بنانے کے لیے لٹریچر کی طرف خصوصی توجہ دی۔ کتابیں شائع کیں اور اسٹیکرز شائع کر کے تقسیم کیں۔ امام احمد رضا کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیے انھوں نے اہل سنت کو ایک نعرہ دیا "آپ سنی ہیں اور امام احمد رضا کو نہیں جانتے؟" یہ نعرہ انھوں نے اسٹیکر کی شکل میں شائع کر کے عام کیا اور آج برسوں بعد بھی اُن کا یہ نعرہ دنیا بھر میں لوگوں کو اعلیٰ حضرت کی طرف راغب کر رہا ہے۔ یہ نعرہ اتنا مقبول ہوا کہ ہندو پاک کے بہت سارے ناشرین اسے شائع کر رہے ہیں۔ ایک دوست اللہ بخش مکاندار رضوی (پہلی) نے تو کہا کہ زبیر قادری کا یہ نعرہ بارگاہِ رضویت میں مقبول

دکھایا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایک ایسے رسالے کی ضرورت تھی جو تحریکِ فکرِ رضا کا ترجمان بن کر سامنے آئے۔ محمد زبیر قادری کو افکارِ رضا کے اجرا کا خیال کیسے آیا؟ علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (مدیرِ اعلیٰ، جہانِ رضا، لاہور) کی زبانی سماعت فرمائیے:

"ایک زمانہ تھا۔ ممبئی میں ہمارے ایک دوست معین الدین احمد، مالکِ اجیری کتب خانہ مطبوعات منگوا کر لے گئے تھے۔ ہم ان کتابوں میں "جہانِ رضا" کے چند شمارے رکھ دیا کرتے تھے۔ محمد زبیر قادری چلتے پھرتے "جہانِ رضا" اٹھاتے اور اوّل سے آخر تک پڑھتے اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے افکار کو دل کی گہرائیوں میں سمیٹتے۔ یہ مطالعہ، یہ محبت، یہ عشق انہیں کشاں کشاں بریلی کی گلیوں میں لے گیا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے مزار پر لے گیا۔ اعلیٰ حضرت کی کتابوں کے ذخیروں میں لے گیا۔ افکارِ رضا کی وادیوں میں لے گیا۔ پھر گلستانِ رضا کے باغوں میں لے گیا۔ اور انہوں نے اعلان کیا کہ تحریکِ فکرِ رضا ممبئی "افکارِ رضا" جاری کرے گی اور لوگوں کو آواز دے کر کہا کہ:

"رضا کی زباں تمہارے لیے رضا کی فغاں تمہارے لیے

ممبئی سے "افکارِ رضا" دراصل "جہانِ رضا، لاہور" کے باغوں کا ایک پھول بن کر نکلنے لگا۔" (۱)

محمد زبیر قادری خود بھی اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"ہمیں "جہانِ رضا" کا انداز پسند آیا کہ جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی حیات و خدمات کے پہلوؤں کو علمی و تحقیقی بنیاد پر پیش کیا جاتا تھا، جس کے پڑھنے سے کالج و یونیورسٹی کے افراد ضرور متاثر ہو سکتے تھے اور ہم نے مرکزی مجلسِ رضا کے سابقہ کام کی روشنی میں اندازہ لگایا کہ اب تک مجلسِ رضا نے پڑھے لکھے حلقوں میں ایسے اثرات مرتب کیے۔ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا کہ اس طرح کا کوئی رسالہ ہمیں بھی شائع کرنا چاہیے۔ گو کہ ہم بالکل ہی نا تجرب کار تھے، اس سلسلے میں رہنمائی کے لیے کئی علمائے کرام کو خطوط لکھے مگر ایک دو حضرات کے علاوہ کسی نے جواب تک نہیں دیا۔ تب ہمیں نے علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب کو لاہور خط بھیجا اور اپنی تنظیم کا تعارف کرا کر تعاون و رہنمائی طلب کی۔ حضرت کا بہت حوصلہ افزا خط آیا، مجھے آج تک اس مختصر سے خط کا متن یاد ہے کہ:

"آپ بے فکر ہو کر کام شروع کریں، ہم نے تو جب کام شروع کیا تھا تو صرف ایک رجسٹر اور قلم لے کر بیٹھے تھے، اگر آپ کو مالی تعاون کی بھی ضرورت پیش آئے تو ہم حاضر ہیں۔" (۲)

المختصر علامہ فاروقی کا یہی محبت نامہ محمد زبیر قادری کے لیے محرک بنا اور انہوں نے نہایت بے

سروسامانی کی حالت میں سہ ماہی مجلہ افکار و رضا کے اجرا کا اعلان کر دیا۔ ستمبر ۱۹۹۵ء میں افکار و رضا مختصر شمارہ مطلع صحافت پر طلوع ہوا۔ فاضل مدیر کو احساس تھا کہ اس راہ میں کتنی مشکلات حائل ہوں گی لیکن اس کے باوجود آپ پُر اعتماد تھے۔ چنانچہ اس کا اظہار آپ نے پہلے شمارے کے ادارے میں الفاظ میں کیا تھا:

”تحریک فکر و رضا، امام احمد رضا محدث بریلوی کے افکار و نظریات کو عام کرنے کے لیے وجود میں آئی ہے، بلاشبہ اس راہ میں بہت دشواریاں ہیں اور ہماری ناتجربہ کاری بھی کوششوں میں حائل ہے، لیکن ہمارا مقصد خالص ہے اور ہمیں اللہ رب العزت اور اس کے پیارے محبوب ﷺ پر مکمل اعتماد ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔“ (۳)

افکار و رضا تیزی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہا۔ اگرچہ اس کی تیز رفتاری میں کمی رکاوٹیں آئیں، لیکن فاضل مدیر نے نہایت ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا، جب افکار و رضا میں تاخیر ہو جاتی تو فاضل مدیر کے جذبات و احساسات کچھ اس طرح سامنے آتے تھے:-

”افکار و رضا کا زیر نظر شمارہ بہت تاخیر سے آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے۔ قارئین سمجھ سکتے ہیں کہ موجودہ دور میں رسالہ جاری کرنا کس قدر دشوار طلب کام ہے۔ چہ جائیکہ اسے شائع کر کے مفت تقسیم کرنا، قارئین دعا فرمائیں کہ فروغ فکر و رضا کے اس مشن کو مستقل جاری رکھ سکیں۔“ (۴)

مزید ملاحظہ فرمائیے:

”افکار و رضا کا موجودہ شمارہ کافی تاخیر سے شائع ہو رہا ہے، آج تک اس قدر تاخیر کبھی نہیں ہوئی۔ ہمیں کچھ مسائل درپیش تھے جو آہستہ آہستہ دور ہو رہے ہیں۔ ترقی کی جانب گامزن ہونے کے لیے ہم نے کچھ اقدامات کیے تھے، اس لیے ہماری ساری توجہ اس طرف ہی مبذول ہو گئی تھی۔ ان شاء اللہ قارئین اگر ہمارے لیے دعا گو رہے تو ہم ضرور واپس آپ کی خدمت میں افکار و رضا کو مزید بہتر طور پر پیش کر سکیں گے۔“ (۵)

دیکھا! جذبات میں کس قدر کرب پنہاں ہے۔ زیر قادری نے نہایت مشکل حالات میں بھی صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور افکار و رضا کو بند نہ ہونے دیا اور امید واثق ہے کہ آئندہ بھی آپ کے پایہ استقلال میں لغزش نہ آئے گی۔ ان شاء اللہ

دنیاے رضویات میں ”معارف رضا“ (کراچی)، جہان رضا (لاہور) اور افکار و رضا (ممبئی) کو

حضرت عام اور بقائے دوام حاصل ہے۔ جہاں جہاں معارف و رضا اور جہان رضا پہنچا، وہاں وہاں افکار و رضا نے بھی دستک دی۔ جب بھی کوئی محقق فکر و رضا کا ارتقائی سفر ترتیب دے گا تو ان رسائل کو نظر انداز کر سکے گا۔

علامہ فاروقی جو دنیاے رضویات کے مایہ ناز ادیب ہیں، افکار و رضا کے بارے میں فرماتے ہیں:

”انہیں افکار و رضا کا قاری ہوں۔ اس کا صفحہ صفحہ میرے سامنے کھلتا ہے تو دل و جان وجد کرنے لگتے ہیں۔ اس کے ادارے افکار و رضا کی روشن تحریریں ہیں، بلند پایہ مضامین اور علمی مقالات مجھے دعوت مطالعہ دیتے ہیں، مجھے افکار و رضا کے رضاناے اور ادارے گہاے رنگ رنگ دکھائی دیتے ہیں، رضانااموں میں تنقید و تحسین کے نقش و نگار افکار و رضا کا حسن دوبالا کرتے ہیں۔ یہ واحد جریدہ ہے جو سارے ہندوستان میں فکر و رضا کی ترجمانی کرتا ہے اور دنیاے رضویت کے اہل علم و فضل اسے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔“ (۶)

افکار و رضا کے اب تک ۴۹ شمارے شائع ہو چکے ہیں، ان شماروں میں اداریات، مقالات، خطرات، منظومات، تبصرے کتب اور رضاناے شامل ہیں۔ مجموعی طور پر ان شماروں کے ۳۸۷۷ صفحات بنتے ہیں۔ فاضل مدیر اس کا پچاسواں شمارہ ایک خاص نمبر کے طور پر سامنے لا رہے ہیں جو رضویات پر ایک عظیم احسان اور ضخیم نمبر کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

راقم بعض مجبور یوں کے پیش نظر اس عظیم نمبر کے لیے کچھ نہ لکھ سکا، جس کا قلق تھا۔ لیکن جب اعلیٰ احمد رانا صاحب نے جہانیاں سے، شکیل احمد قادری عطاری نے خانیوال سے اور سید منور علی شاہ بخاری راسولی نے امریکہ سے راقم کو افکار و رضا کے خاص نمبر میں شمولیت کے لیے اصرار کیا اور آخر الذکر منور شاہ نے کہا کہ کم از کم افکار و رضا کا اشاریہ ہی ترتیب دے دیں تاکہ خاص نمبر کی افادیت میں اضافہ کیا جائے۔ حسن اتفاق ہے کہ معارف و رضا کے سالناموں کا اشاریہ بھی راقم نے ترتیب دیا تھا اور اب افکار و رضا کے اشاریے کے لیے بھی منور شاہ بخاری نے اس فقیر بے نوا کا انتخاب فرمایا۔ یہ ایک اچھا خیال اُن کو آیا اور راقم نے اپنی دیگر مصروفیات ترک کر کے اپنی توجہ افکار و رضا کے اشاریے پر مرکوز کر دی۔

یہ اشاریہ نہایت غلٹ میں صرف ایک ہفتے میں مرتب ہوا۔ میں مشکور ہوں جناب حسن نواز شاہ (اسلام آباد) کا کہ انہوں نے میری گزارش پر کمپوز کر کے مدیر مجلہ کو ای۔ میل کر دیا۔

پیش نظر اشاریہ چھ حصص پر مشتمل ہے:-

۱۔ اداریات: عنوانات کی ترتیب سے اداریات کا اشاریہ ترتیب دیا گیا ہے اور جن اداروں پر عنوانات نہیں تھے انہیں سرسری نظر سے پڑھ کر اپنی طرف سے عنوانات قائم کر دیے ہیں۔ ترتیب

الفابائی ہے۔ تقریباً تمام ہی ادارے مدیر محترم محمد زبیر قادری نے لکھے ہیں، البتہ کچھ ادارے دوسرے کے بھی شائع کیے گئے ہیں۔ لہذا صرف ان اداروں کے آگے ان کے نام لکھ دیے گئے ہیں۔

۲- مقالات: مقالہ نگار کا نام، اس کے نیچے عنوان مقالہ، شمارہ نمبر اور قوسین میں ماہ و سال، آخر صفحہ وہ صفحات جن پر مقالہ موجود ہے۔ اندراجات کی ترتیب مقالہ نگاروں کے اعتبار سے الفابائی ہے۔

۳- متفرقات: اس میں شذرات، اعلانات وغیرہ شامل ہیں۔

۴- منطلومات: سب سے پہلے شاعر کا تخلص، قوسین میں پورا نام اور صنفِ سخن کا پہلا مصرعہ، باقی ترتیب حسب سابق ہے۔

۵- تبصرہ ہلے کتب: سب سے پہلے کتاب کا نام، پھر مصنف کا نام اور قوسین میں مبصر کا نام، بقیہ ترتیب حسب سابق ہی ہے۔

۶- رضائامے: سب سے پہلے خط لکھنے والے کا نام، قوسین میں مقام، جبکہ دیگر ترتیب حسب سابق۔

راقم نے افکار و رضا میں تمام مشمولات کا جامع اور مفصل اشاریہ ترتیب دیا ہے۔ یقیناً رضویات میں کسی رسالے کا یہ مکمل اشاریہ ہے۔ امید ہے اہل قلم ضرور اس سے مستفید ہوں گے اور اس فقیر سے نوا کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں ہم سب کو دین و دنیا میں کامرانی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ و اصحابہ اجمعین۔

احقر صابر حسین بخاری

۲۷ محرم ۱۴۲۹ھ / ۶ فروری ۲۰۰۸ء

حوالہ جات

- ۱- جہان رضا : لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء، ش ۱۵۰، ص ۶۲-۶۳
- ۲- افکار و رضا : ممبئی، جنوری/جون ۲۰۰۲ء، ش ۲۸، ص ۹۰
- ۳- افکار و رضا : ممبئی، ستمبر ۱۹۹۵ء، ش ۱، ص ۲
- ۴- افکار و رضا : ممبئی، جولائی/ستمبر ۱۹۹۷ء، ش ۹، ص ۴۲
- ۵- افکار و رضا : ممبئی، جنوری/جون ۲۰۰۲ء، ش ۲۸، ص ۹۴
- ۶- جہان رضا : لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء، ش ۱۵۰، ص ۶۲

اداریات

شمارے	عناوین	صفحات
ش ۱۳ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء)	الاول کے نام ایک پیغام	۶-۲
ش ۴۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء)	اسلام پر حملے اور ہماری بے بسی	۵-۳
ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء)	اہل حضرت بیسویں صدی کی عظیم ترین شخصیت	۴-۲
ش ۳۳ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء)	افکار و رضا، ۹ ویں سال میں	۴-۳
ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)	اقرا	۴-۲
ش ۱۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء)	بیسویں صدی میں اہل سنت کی ذمہ داریاں	۴-۲
ش ۱۲ (اپریل-جون ۱۹۹۸ء)	اولاد کو سکھاؤ محبت رسول ﷺ کی	۴-۲
ش ۳ (جنوری-مارچ ۱۹۹۶ء)	ہے مسلمان! تو پھر شانِ مسلمانی لا	۳-۱
ش ۱۶ (اپریل-جون ۱۹۹۹ء)	پیغامِ یومِ رضا	۳-۲
ش ۱ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۵ء)	تحریک فکر و رضا کی ضرورت	۲-۱
ش ۴۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء)	ہاگو سنیو! جاگو	۵-۲
ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء)	حدیث نور کے مآخذ کی بازیابی	۴
ش ۳۵ (جنوری-مارچ ۲۰۰۴ء)	حیاتِ اعلیٰ حضرت کی کہانی	۳-۲
ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء)	دارالعلوم مظہر اسلام	۴-۲
ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء)	دعوتِ اسلام اور بد مذہب	۵-۲
ش ۲۹-۳۰ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء)	راجہ عمل (از: سید سلیمان حیدر برکاتی)	۱۲-۴
ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء)	سپاری	۶-۲
ش ۲ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء)	سوئے والو! جاگتے رہیو، چوروں کی رکھوالی ہے	۳-۱
ش ۵ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۶ء)	صراطِ مستقیم پر گامزن رہو	۳-۱
ش ۱۵ (جنوری-مارچ ۱۹۹۹ء)	ضرورت ہے!!!	۳-۲
ش ۴ (اپریل-جون ۱۹۹۶ء)	عشقِ رسول-اتحاد کی اساس	۲-۱
ش ۲۷-۲۸ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء)	علامہ ارشد القادری-ایک تحریک	۳-۲
ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء)	علم اپنے ورثہ کی حفاظت کریں	۴-۲
ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء)	فکر و رضا انٹرنیٹ پر	۴-۲

قیام خلافت سے پہلے مسلمان تو ہو جاؤ

کچھ علاج اس کا بھی اسے چارہ گراں ہے کہ نہیں؟

کہیں پھونکوں سے بجھتی ہے تھی نورایہاں کی

کیا اس طوفان کی ہمیں خبر ہے؟

مسلمانان عالم کے لیے لمحہ فکریہ

موجودہ دور میں فکرِ رضا کی اہمیت (از: پیرزادہ اقبال احمد فاروقی)

نایاب ہیں ہم - علامہ تحسین رضا خان

نیرنگی سیاست دوراں تو دیکھیے

ہماری نوجوان نسل کو بچا لیجیے

بلال اسلام - صلیب کی زد میں (از: مولوی محمد منظر ویم مصباحی)

مقالات

الف

صفحات

شمارے

معاونین

آل حسین میاں برکاتی، سید

اچھے رضا، پیارے رضا

آل مصطفیٰ مصباحی کلیماری، مولانا

اصولِ افتاء میں امام احمد رضا کے افادات

امیر حسین، پروفیسر

امام احمد رضا کا نظریہ مذہب و جزر

ابوالخیر کشتی، ڈاکٹر سید محمد

نعت کے جگنوؤں کے تعاقب میں ماضی کا سفر

احمد بن عبدالرحمن القاضی، ڈاکٹر (مترجم: محمد طیب خان، مولانا)

مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان مکالمہ (جدید واقعات، ش ۴۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۵۱-۶۶

اسباب، نظریات و اہداف، شرعی حیثیت)

احمد رضا خان بریلوی، اعلیٰ حضرت مولانا

۵۲-۴۴ ش ۳۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء)

۶۳-۵۸ ش ۳ (اپریل - جون ۱۹۹۶ء)

۱۷-۱۶ ش ۳ (اپریل - جون ۱۹۹۶ء)

۵۹-۵۷ ش ۳۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء)

احمد رضا، محمد (بن محمد فہیم برکاتی)

۲۳-۱۳ ش ۳۳ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء)

احمد سعید کاظمی، علامہ سید

۸-۴ ش ۴۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء)

۴۳-۲۸ ش ۳۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء)

۵۳-۴۶ ش ۳۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء)

۵۳-۵۰ ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۴ء)

۱۴-۶ ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء)

۵۱-۴۲ ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء)

۱۸-۹ ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء)

۲۷-۱۵ ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء)

۴۳-۲۳ ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء)

اختر حسین مشاہدی

۲۷-۲۴ ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء)

اختر حسین قادری بستوی، مولانا

۶۵-۴۱ ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء)

اختر حسین فیضی مصباحی، مولانا

۲۹-۲۳ ش ۱۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء)

۵۲-۴۰ ش ۵ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۶ء)

۱۵-۹ ش ۷ (جنوری - مارچ ۱۹۹۷ء)

اختر حسین قادری غلیل آبادی

۵۳-۴۱ ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء)

خانوادہ مفتی اعظم کی فقہی خدمات

ارشاد احمد رضوی مصباحی، مولانا

حضرت تاج العلماء کے برادر اکبر

ش ۱۷ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۹ء)

خاندان برکات کا اجمالی تعارف

ش ۲۳ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء)

اصغر علی مصباحی، مولانا

دیوبندیوں کی فقہ حنفی سے جہالت

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء)

اعجاز اعظم لطیف، ڈاکٹر محمد

قرین تجوید و قرأت اور امام احمد رضا

ش ۱۲ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء)

اعجاز احمد مدنی قادری، چشتی، ڈاکٹر

درگاہیں اور عربی درس گاہیں

ش ۷ (جنوری - مارچ ۱۹۹۷ء)

اقبال احمد اختر قادری

استاذ العلماء مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری

ش ۳۳ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء)

امام احمد رضا اور ابطال قلب

ش ۱۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۰ء)

امام احمد رضا کا اسلوب تحقیق

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء)

امام احمد رضا کے ایک معاصر، شاہ فضل الرحمن سیخ مراد آبادی

ش ۱۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء)

عالی جامعات میں امام احمد رضا پر کام کی رفتار

ش ۱۳ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۸ء)

عبدال حاضر کے جلیل القدر علمائے عرب کا امام احمد رضا کو خارج تحسین

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء)

کلام رضا میں محاوروں کا استعمال

ش ۱۲ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء)

مردم شاری کی شرعی حیثیت

ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء)

الطاف حسین سعیدی، ڈاکٹر

بغداد کی تباہی اور غوث اعظم

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء)

پیر محمد کرم شاہ ازہری مرحوم کا دفاع

ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء)

لزوم التزام کفر اور مولوی اسماعیل دہلوی

ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء)

امجد رضا خان، ڈاکٹر محمد

امام احمد رضا کے ایک ممدوح

ش ۱۶ (اپریل - جون ۱۹۹۹ء)

رضا شناسی کا عمل، کچھ مثبت کچھ منفی پہلو

ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء)

انوار محمد عظیم آبادی

امام احمد رضا کے حدیثی شروح و حواشی

ش ۳۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء)

امام احمد رضا کے خطوط میں ذکرِ رضا

ش ۳۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء)

امام احمد رضا کا علمی وادبی تجزیہ

ش ۳۹ (جنوری - ستمبر ۲۰۰۷ء)

اولاد رسول قدسی مصباحی، سید

ان کا تائی کے مسنون طریقے پر اعتراضات کا جواب

ش ۱۶ (مارچ ۲۰۰۷ء)

مسلمانوں سے دو باتیں

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء)

ب

بیت اللہ قادری، ڈاکٹر

امام احمد رضا، سوانحی خاکے، حصار ذات

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء)

امام احمد رضا کے ہاتھ تھائیں، یہ کتنی باتیں

ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء)

ت

تاج محمد خان ازہری

امام احمد رضا علمائے ازہر کی نظر میں

ش ۳۲ (اکتوبر - ستمبر ۲۰۰۵ء)

ترک ولی محمد قادری

امام احمد رضا کے علمی، فقہی اور اصلاحی کارنامے

ش ۱۳ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۵ء)

توفیق احمد نعیمی، مولانا محمد

اشاعت دین - چند تجاویز

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء)

امامی حضرت پر کتابیں

ش ۳۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء)

مرکز ازہر باب دانش زندہ باد

ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء)

ج

جلال الدین قادری، علامہ محمد

امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم

ش ۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۵ء)

امام احمد رضا کا نظریہ سائنس

ش ۷ (جنوری - مارچ ۱۹۹۷ء)

جمال الدین، ڈاکٹر سید

زہے سٹری ولیدری وایڈیٹری ش ۳ (اپریل - جون ۱۹۹۶ء) ۳۱-۵

جمال دارابوڈو (مترجم: مشتاق احمد ضیا)

اسلام میں جدت پسندی ش ۳۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۳۴-۲۸

ح

حامد رضا، محمد (عرف محمد منس القمر قادری فیضی)

جمن رضا کی کھلتی کلی، شعیب الاولیاء یار علی ش ۱۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۰ء) ۶۰-۴۷

حبیب اللہ چشتی، پروفیسر

دعوتِ ارشاد کے قرآنی اصول ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۵۱-۴۴

حسن نواز شاہ

جہانگیری مشائخ اور بریلوی علما کے درمیان فکری مماثلت اور ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۳۹-۱۸
باہمی تعلقات پہ ایک نظر

خ

خادم حسین شرق پوری، سید

برطانیہ میں اسلام کی ضیا باریاں ش ۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۵ء) ۲۹-۲۳

خلیل احمد چانسی، حکیم

امام احمد رضا کی بارگاہ میں علی میاں ندوی کا دہرا کردار ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء) ۳۷-۱۲

خلیل احمد رانا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے دل کی آواز ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۸-۷

ایک عیسائی مبلغ کا قبولِ اسلام ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۹۶-۹۰

تاریخی دستاویز ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۷۲-۷۱

حدیث نور اور حدیث سایہ کی تحقیق اسناد ش ۴۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۵-۹

حکیم اہل سنت سے آخری ملاقات ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۴ء) ۵۵-۵۴

حکیم اہل سنت علیہ الرحمۃ، علم دوست، کتاب دوست ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۴ء) ۵۹-۵۳

حیات علامہ عبدالحکیم شرف قادری ایک نظر میں ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۱۸-۱۳

راہبہ قبر

روایت ہلال کا تجربہ و آسان فارمولہ ش ۴۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۷-۲

علامہ بحر العلوم مولانا شاہ محمد گل قادری کا بلی ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۳۰

قرآن کریم علامے دیوبند کی نظر میں ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۴ء) ۵۳-۴۵

مشکل کشا ش ۴۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء) ۳۲-۲۲

مفسر قرآن امام احمد الصاوی المالکی المخلوقی امصری ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۲۲-۱۹

ہیں منکر عجب کھانے غزانے والے ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۴ء) ۲۸-۲۲

خلیل احمد قادری، علامہ سید (ترتیب: شفقت عثمانی، خلیل احمد رانا) ش ۴۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء) ۵۳-۴۳

جب مجھے سزا موت سنائی گئی (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی ش ۲۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۷۸-۵۳
لحد بہ لحد داستان)

خورشید احمد سعیدی

التجربہ باب اللہ میر: چند اصلاح طلب پہلو ش ۴۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۹۵-۹۰

بائبل اور اس کے ایک درس پر سرسری نظر ش ۳۳ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۴ء) ۷۳-۴۳

بائبل کے متن میں بریکیں کیوں؟ ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۴ء) ۱۰۴-۸۲

تھیس اور تحقیقی مقالہ نگاروں کے رہنما اصول اور تجاویز ش ۴۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء) ۶۸-۶۰

(مکتوبات مسعودی کی روشنی میں)

عیسائی علماء، تنازع کا متن اور ایک یہودی کا واویلا ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۷۱-۵۴

عیسائیوں کی بائبل کا ایک مہلک دائرہ؟؟؟ ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۱۰۳-۹۴

فتاویٰ رضویہ جدید سے استفادہ (احتیاط کی اہمیت و ضرورت) ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۱۵-۹

فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۲۹۲۲: بعض اصلاح طلب پہلو ش ۴۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء) ۳۱-۸

قرآن میں تشاؤ نمبر ۱۶ ش ۳۱ (جنوری - مارچ ۲۰۰۴ء) ۶۳-۳۶

متی کی انجیل، متن کا تجزیہ اور اصلیت کا جائزہ ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۴ء) ۹۵-۷۵

مکالمہ بین المذاہب: ہمیں پردہ اغراض کیا ہیں؟ ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۴ء) ۷۲-۵۶

یہودی عیسائی گٹھ جوڑ ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۰۱-۹۷

راہبہ جمیل

ایمان ہے، قال مصطفائی ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۵۳-۴۸

رحمت علی مصباحی ویشالوی

امام احمد رضا اور ان کی وعظ گوئی

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء) ۵۶-۵۳

رضاء المصطفیٰ چشتی مولانا محمد

حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا ایک تاریخی انٹرویو

ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۳۰-۳۳

سائل سہرا (علیگ)

حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف بلیاوی

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۲ء) ۹۳-۹۰

فہم خطابت کے عصری تقاضے

ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۶۲-۵۹

مقالات شارح بخاری

ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۸۱-۷۱

سراج الدین شریفی، محمد

امام اعظم وفن خواجہ مظفر حسین کی باتیں

ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۸۷-۸۲

اہل سنت و جماعت کا طریقہ تبلیغ و شاعت: ایک جائزہ

ش ۳۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء) ۳۶-۳۳

باطلین سے متعلق متفقہ موقف سے علمائے اہل سنت کا تحریف کیوں؟

ش ۳۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۷۰-۶۷

حکیم الامت کی خدمات اور ان کی تصانیف کی عوامی اہمیت و افادیت

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۶۰-۵۵

خطیب اعظم پاکستان، علامہ محمد شفیع اوکاڑوی

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۶۶-۶۲

ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری، ایک تعارف

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۵۷-۵۱

شرح سلام رضا: ایک جائزہ

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۵۲-۵۰

علامہ ارشد القادری سے ایک انٹرویو

ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء) ۷۸-۷۴

علامہ فیض احمد اویسی اور ان کا اردو ترجمہ روح البیان

ش ۳۹، ۳۸ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۹-۹۴

ہماری تبلیغی کوتاہیاں، واقعات کی روشنی میں

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۶۰-۵۵

سراج الدین احمد قادری بستی، ڈاکٹر

حضرت رضا بریلوی کی مضمون آفرینی

ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء) ۱۹-۱۳

طاہر لاہوری کی نعتیہ شاعری: ایک خصوصی مطالعہ

ش ۶ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء) ۱۹-۱۳

فتاویٰ مصطفویہ ایک تجزیاتی مطالعہ

ش ۳۵ (جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء) ۴۳-۲۹

مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی اور ان کی نعتیہ شاعری

ش ۹ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء) ۴۲-۲۳

نعت گوئی کا فن اور امام احمد رضا کا تنقیدی شعور

ش ۳۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۳۲-۲۳

سلیم اللہ چندران، محمد

امام احمد رضا خان کے نظریہ تعلیم کی چیدہ چیدہ خصوصیات

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۳۶-۳۰

ش

شبنم خاتون

امام احمد رضا، علماء، مفکرین اور دانشوروں کی نظر میں

ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء) ۳۱-۳۳

شرافت حسین رضوی

ڈاکٹر "شر مصباحی" کے نام

ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۸۴-۸۱

کھلیل احمد قریشی اعظمی برکاتی شمس

بہار شریعت، تقاریر رضا کی روشنی میں

ش ۲۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۱۳-۹

حضرت صدر الشریعہ اور بہار شریعت کی پہلی اشاعت

ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۶۷-۶۲

حضرت نظمی مارہروی اور ان کی نعتیہ شاعری

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۳۵-۳۲

کنز الایمان کی اشاعت اول اور صدر الافاضل کی دوراندیشی

ش ۳۲ (اپریل-جون ۲۰۰۳ء) ۹-۳

شمس الہدیٰ مصباحی، مولانا

امام احمد رضا کے ایک معاصر سرکاری

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۰-۶۵

شیراز مقصود قادری، مولانا

جنوبی افریقہ

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۱۰۴-۹۹

ص

صابر حسین شاہ بخاری، سید

اعلیٰ حضرت بریلوی اور پیر محمد کرم شاہ

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۵۵-۳۳

اعلیٰ حضرت کے بعد اہل سنت کا ایک عظیم مصنف

ش ۱۳ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء) ۵۲-۴۹

اعلیٰ حضرت کے مستحق قاضی محمد غلام ربانی

ش ۱۲ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء) ۱۸-۷

امام احمد رضا، پیر محمد علی شاہ گولڑوی کی نگاہ میں

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۶۶-۶۳

علامہ کاظمی کی اعلیٰ حضرت سے عقیدت

ش ۱۶ (اپریل-جون ۱۹۹۹ء) ۴۰-۳۳

علامہ وحسی احمد محدث سورتی اور امام احمد رضا

ش ۱۱ (جنوری-مارچ ۱۹۹۸ء) ۵۴-۳۳

صابر سنبھلی، ڈاکٹر

اردو نثر نگاری اور امام احمد رضا

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۱۸-۸

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱)

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۲۵-۱۵

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۲)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۳)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۴)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۵)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۶)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۷)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۸)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۹)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۰)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۱)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۲)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۳)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۴)

کارزارِ مہر و شہر

علامہ فضل حق خیر آبادی اور ۱۸۵۷ء کا فتوایہ جہاد

صغیر حسین شاہ، سید

گلبرِ رضا اور ہمارے کارنامے

ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۹۳-۸۸

ط

ظہرِ رضوی برقی دانا پوری، پروفیسر سید

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی

ش ۳۰۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۵۰-۴۹

ع

عبدالرحمن بخاری، سید

بیسویں صدی، امتحانِ عشقِ رسول کی صدی

ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء) ۶۸-۶۷

عبدالستار طاہر مسعودی

علامہ عبدالکحیم اختر شاہ جہانپوری

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۴۳-۴۲

عبدالستار مصروف، مددائی، علامہ

ش ۳ (جنوری - مارچ ۱۹۹۶ء) ۳۰-۱۸

ش ۱۳ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۸ء) ۳۹-۳۲

امام احمد رضا، ایک منظوم مقرر

مدد الق بنشش سے ایک شعر کی تشریح

عبدالسلام رضوی، مولانا

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۰ء) ۳۷-۳۶

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۶۳-۵۹

ش ۲۴ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۴۷-۴۱

خطباتِ امام احمد رضا کے عربی خطبات اور ان کے محاسن و کمالات

رضا و نوری کے چند عبرت آموز واقعات

علامہ عبدالکحیم شرف قادری کی جامعہ نوریہ رضویہ میں تشریف آوری

عبدالملک رضوی مصباحی، مولانا

ش ۶ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۶ء) ۲۸-۲۳

انگریز، انگریزی حکومت اور امام احمد رضا

عبدالحکیم نعمانی قادری، علامہ محمد

ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء) ۷۱-۷۰

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۱۳-۱۱۲

ش ۳۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء) ۸۳-۸۰

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۰ء) ۳۰-۳۳

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۱۱-۱۰۹

ش ۶ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۶ء) ۴۱-۲۹

اشاعت تصانیفِ رضا سے متعلق ضروری باتیں

امام احمد رضا پر مزید کام کرنے کی راہیں

تصنیفاتِ اعلیٰ حضرت کی اشاعت سے متعلق گزارشات

خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا عبدالکحیم محمدی کرلائی

سرگزشت "حیاتِ اعلیٰ حضرت"

صدرالشریعت اعظمی، ایک مختصر تعارف

عبداللیم عزیزی، ڈاکٹر

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء) ۷-۶

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۵۳-۵۱

ش ۱۶ (اپریل - جون ۱۹۹۹ء) ۹-۴

ش ۷ (جنوری - مارچ ۱۹۹۷ء) ۲۹-۲۰

ش ۱۷ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۹ء) ۲۵-۱۹

ش ۹ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۷ء) ۲۳-۲۰

ش ۶ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۶ء) ۱۷-۱۳

ش ۱۲ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء) ۴۳-۴۱

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۷۵-۷۲

آہ! علامہ شمس رحمۃ الرحمن واسع علیہ

امام احمد رضا اور ڈاکٹر علامہ اقبال

امام احمد رضا اور علمِ طبعیات

امام احمد رضا اور نظام احمد قادیانی

امام احمد رضا، غیر مسلموں کی نظر میں

امام احمد رضا کی ترکیب سازی

امام احمد رضا کے مقطعات

امام احمد رضا، بیٹن اور آئن اسٹائن

خلیفہ رضا، حضرت مولانا غیاث الدین کی نعتیہ شاعری

شارح بخاری قدس الملک الوافر

شیخ عقیدت رضا علی میاں

مرید اعلیٰ حضرت، صوفی عزیز احمد بریلوی

”مفسر اسلام“، مرکز اہل سنت کیوں؟

عبد المنان، بحر العلوم مفتی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کہنے پر پناہ لین کے شبہات کا جواب

عبد اللہ طارق، ڈاکٹر سید

اعتزافات رضا (معاشیات، سائنس، ریاضی اور تقابلی ادیان)

فتیق الرحمن شاہ رضوی، سید

امام احمد رضا، بحیثیت بین الاقوامی سائنس دان

عطاء الرحمن قادری

چل بسا بزم رضا کا بانی و صدر آج آہ

علیم اشرف چائسی، سید

قرآن کریم میں ”وجودِ معرب“ کا تفسیر

مولانا رحمت علی کیرانوی

غ

غلام جابر مصباحی، ڈاکٹر

رضا فاؤنڈیشن کالی کٹ اور اس کی اہم پیش کش

عرب غریب نواز: ایک لمحہ فکریہ

گلبر رضا نے نئے علاقے فتح کر دیے ہیں

فہم مناظرہ میں ملک العلماء کا مقام

غلام غوث قادری، ڈاکٹر

امام احمد رضا کی انشا پر دوازی کتبوبات کے آئینے میں

امام احمد رضا محدث بریلوی کی دینی و فکری جہات

الحاج محمد سعید نوری، مہتمم رضا اکیڈمی ممبئی کی خدمات

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۳۶-۲۰

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۸۳-۷۹

غلام مصطفیٰ رضوی (نوری مشن، مالے گاؤں)

ش ۴۲ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۴۳-۳۵

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۵۰-۴۵

ش ۳۱ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء) ۲۵-۲۲

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء) ۳۲-۳۱

ش ۳۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۵۵-۵۲

ش ۴۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۰۱-۹۹

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء) ۲۹-۲۵

ش ۳۴ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۳۱-۲۹

ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۵۸-۴۸

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۶۵-۵۳

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۷۱-۶۳

غلام مصطفیٰ قادری رضوی (ہاسی، ناگور شریف، راجستھان)

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۳۶-۳۰

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۷-۷۱

ش ۲۴، ۲۱ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۰ء) ۷۱-۶۰

ش ۴۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۲۲-۱۸

ش ۳۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء) ۷۶-۷۰

ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء) ۱۰-۶

ش ۲۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۵۱-۴۷

ش ۴۲ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۶۳-۵۸

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء) ۸۱-۷۸

غلام مجلیٰ انجم، ڈاکٹر

ش ۱۰ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۷ء) ۳۰-۱

امام احمد رضا اور فن تاریخ گوئی

انوار از حقیقت

ادوار پاکستان: تاثرات

علیم و قلم اور امام احمد رضا

ہمان سقیت کا ہیر فرخندہ: مالیکاؤں

سان الہند، علامہ سید غلام علی آزاد بنگلہ رانی

منصور احسن العلماء اور مسلک اعلیٰ حضرت کا فروغ

علیم محمد موسیٰ امرتسری: حیات و خدمات

رضا اکیڈمی برطانیہ کی دینی و علمی خدمات

رئیس القلم، مسلک رضا کے ترجمان

سرزمین عرب پہ ہیں چار سو چہرے ترے

نور سید اعظم کچھوچھو اور امام احمد رضا محدث بریلوی

محدث اعظم کچھوچھو: حیات اور صدائے خطبہ

معلم و معلم بر علم کے اسلامی تصورات (تعلیمات امام احمد رضا کی روشنی میں)

امام احمد رضا اور اصلاحِ خواتین

امام احمد رضا، فتاویٰ الغوث

ہاسی: ایسی چنگاری بھی یارب! اپنی خاکستر میں ہے

قلم رضا سے ہوا عمدہ بیابانِ خیمِ نبوت کا

قلمی میدان میں ہماری غفلت اور فکر رئیس القلم

محبت رضا: اہل ایمان کے لیے اب تو کسوٹی ہے یہی

مرید اعلیٰ حضرت، مفتی محمد اجمل شاہ سنبھلی

مفتی اعظم ہند کا ہیر محبت، مدینہ منورہ

یہ فاتحہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ڈرا

حضرت شاہ ولی اللہ کا مسلک

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۳۳-۳۸

مزارات پر حاضری اور اس کے آداب

ش ۱۳ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۸ء) ۵۰-۶۳

مولانا احمد رضا قادری کی عربی نعتیہ شاعری

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء) ۱۶-۲۲

مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری

ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء) ۴-۱۳

غیاث الدین احمد مولانا

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۳۵-۳۹

امام احمد رضا، بحیثیت دانش ور

ف

فاروق احمد صدیقی، ڈاکٹر

ش ۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۵ء) ۸-۱۱

امام احمد رضا اور اردو ادب

ایں روئے نعت است نہ صحر است

ش ۳۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء) ۵۳-۶۱

فرقان علی رضوی، پشٹی، سید

ش ۳۸، ۳۷ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء) ۶۷-۷۱

عطائے خواجہ، مولانا الحاج سید احمد علی رضوی، پشٹی، اجیری

فروغ احمد اعظمی مصباحی، مولانا

ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء) ۲۲-۲۹

مفتی اعظم کے اقادات علیہ

فیصل عظیم قادری

ش ۳۳ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۳۸-۵۰

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی

فیض احمد اویسی، ابوصالح علامہ محمد

ش ۵ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۶ء) ۵۳-۶۳

شرح حدائق بخشش سے ایک شعر کی تشریح

ش ۱۱ (جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء) ۵۵-۵۹

شرح حدائق بخشش سے ایک شعر کی تشریح

فیض اللہ حسینی اشرفی، سید محمد

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء) ۵۶-۶۳

شیخ المشائخ سجادہ نشین راہنما اور مسلک اعلیٰ حضرت

ق

قرآن مجید، علامہ محمد

ش ۳ (جنوری - اپریل ۱۹۹۶ء) ۳۱-۳۷

امام احمد رضا اور عہد حاضر کے مسائل

ک

کوکب نیازی، مولانا

ش ۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۵ء) ۶-۷

امام العلماء امام ابوحنیفہ ثانی

کوکب نورانی اوکاڑوی، علامہ

ش ۳۶ (اپریل - جون ۲۰۰۲ء) ۳۳-۶۳

ایک مسلمان نور ہے سر پر قدم قدم (جنوبی افریقہ سے جنوبی

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۳۳-۳۵

"امام احقر" نجدی وہابیوں کی اپنے مذہب سے نہایت متضاد کتاب

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۴۳-۴۸

بلکہ ویش میں مستحیات

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۲ء) ۶۰-۷۷

علیپ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی اور فکر و رضا

ش ۳۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۱۰۶-۱۱۷

لداہو کے چھ پیر عزت ملی ہے (سفرنامہ)

ش ۲۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۷۹-۹۶

ہند یا تہا (سفرنامہ)

کلیم احمد قادری

ش ۳۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۵۲-۵۵

خلیفہ حضور مفتی اعظم، مولانا عبدالغنی نصیر آبادی

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۸۸-۸۹

مدیر استقامت، علامہ ظہیر الدین قادری

کلیم اشرف شریفی، محمد

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۰ء) ۵۸-۵۹

تفسیر اعظم ہند، اکابر کی نظر میں

م

متین کاشمیری

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۵۳-۶۱

کتب سے مطب تک

مجید اللہ قادری، ڈاکٹر

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۰ء) ۳۸-۴۳

امام احمد رضا اور علم جریات

محبوب اختر مصباحی ماہر ویشاوی

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۹۸

اہل سنن کے تین چراغ اب نہیں رہے

محمد احمد مصباحی

امام احمد رضا کا تقویٰ

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء) ۲۳-۲۴

محمد ادریس رضوی، مولانا

امام احمد رضا کی تنقید نگاری میں اردو ادب

ش ۴ (اپریل تا جون ۱۹۹۶ء) ۳۵-۳۶

جاہل عوام، صوفی اور پیر بے لگام فتادی رضویہ کی روشنی میں

ش ۱۱ (جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء) ۴۱-۴۲

علامہ احمد یار خاں نعیمی اور ان کی تصانیفی خدمات

ش ۱۴ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء) ۴۵-۴۶

ملک العلماء اپنی تحریر کے آئینے میں

ش ۱۳ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء) ۴۵-۴۶

وہ سن جسے سن کر تو ہو جائے سن

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء) ۲۰-۲۱

محمد اسلم قادری، مولانا

استمداد ہادیا اللہ: تحقیق و تجزیہ

ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۳۲-۳۳

حضور مفتی اعظم: تاجدارِ روحانیت

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۶۶-۶۷

محمد اسفندیل بدایونی

حجاب اور تہذیبی و ثقافتی دہشت گردی

ش ۳۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۳۵-۳۶

محمد افروز القادری، ایس، ایم

رود بند جہاں میں مجید و اعظم و مجد الف ثانی کا قدر مشترک

ش ۱۷ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۹ء) ۲۶-۳۲

محمد افروز قادری چہیا کوٹی، مولانا

انوارِ ساحل، ایک تعارف

ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۵۲-۶۱

علمِ تجوید اور امام احمد رضا

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۲۶-۳۳

محمد الیاس کاشمیری

ڈاکٹر محمد ہارون کا تعارف

ش ۱۱ (جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء) ۷۲-۷۳

رضا اکیڈمی (اشاک رپورٹ)

ش ۱۱ (جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء) ۶۰-۶۱

محمد تمیز القادری، مولانا شاہ

علومِ سائنس اور امام احمد رضا

ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء) ۳۸-۴۴

محمد تنویر ہاشمی، سید

تاجدارِ ولایت حضرت سید شاہ عبداللہ حسینی

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء) ۶۱-۶۹

محمد حسن قادری بریلوی، ڈاکٹر

امام احمد رضا کے ولید ماجد حضرت مولانا مفتی تقی علی خان

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء) ۶۱-۶۳

مولانا مفتی مولانا تقی علی خان اور اصلاحِ عقائد

ش ۹ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۷ء) ۴۳-۴۶

محمد حسین مشاہد رضوی

اسلامِ پیام مسلمانانِ ہند کے نام

ش ۳۴ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۳۲-۳۴

محمد حسینی اشرفی مصباحی، سید

حضرت امام بریلوی اور اردو ادب

ش ۴۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء) ۷۳-۸۰

محمد رضا عبدالرشید

اسلام اور کلام کی عظمت (کلامِ رضا کی روشنی میں)

ش ۴۴ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء) ۷۷-۷۹

محمد زبیر قادری

الحجاب فکرِ رضا کے دس سال

ش ۲۸ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء) ۸۷-۹۲

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۸ء)

ش ۱۳ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء) ۶۲-۷۱

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۸ء)

ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء) ۶۶-۷۶

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۸ء)

ش ۱۶ (اپریل - جون ۱۹۹۹ء) ۷۱-۷۸

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۸ء)

ش ۱۷ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۹ء) ۶۵-۷۴

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۸ء)

ش ۱۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۰ء) ۶۱-۷۹

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۹ء)

ش ۲۱ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۰ء) ۷۲-۷۶

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۹ء)

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۶۸-۷۲

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۹ء)

ش ۲۴ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۶۰-۶۳

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۹ء)

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء) ۸۸-۸۹

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۹ء)

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۶۱-۶۳

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۳ء)

ش ۳۳ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۶۰-۶۲

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۴ء)

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۴ء) ۷۳-۷۷

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۴ء)

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۴ء) ۱۰۶-۱۰۷

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۴ء)

ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۴ء) ۱۰۱-۱۰۴

رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۵ء)

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۰۲-۱۰۸

روداد پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۱ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۵ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۵ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۵ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۵ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۵ء)

ہندستان میں شائع ہونے والے سنی جرائد

ہندوستان میں شائع ہونے والے سنی جرائد

محمد سعید الحسن شاہ سید

اہل ایمان کے خلاف، ایک خطرناک سازش کا انکشاف ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۶ء) ۱۹-۵۳

محمد سلیم

مسکب اہلی حضرت کی تائید و حمایت میں معتمد قدیم علمائے ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۲-۶۶
حیدرآباد دکن کا تاریخی فتویٰ

محمد شاہ کروری، مولانا

امام احمد رضا اور فکر نماز ش ۶ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء) ۱۶-۷

محمد شریف رضا عطاری، مولانا

انٹرنیٹ اور ایک علمی درس گاہ کا تصور ش ۴۷ (جنوری-مارچ ۲۰۰۷ء) ۳۱-۴۳

انٹرنیٹ اور مسکب اہل سنت و جماعت کی نشر و اشاعت ش ۴۳ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء) ۷۰-۶۳

وری کتب اور مسکب خدمات علمائے اہل سنت ش ۳۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۶ء) ۳۳-۳۳

رضا جودل کو بنانا ہے جلوہ گاہ حبیب ش ۳۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء) ۵۴-۴۷

شیخ ملا جیون علیہ الرحمۃ کی حیات و خدمات ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۶۳-۶۳

قادی رضویہ اور مفتی و مسیح الفاظ کا خوبصورت التزام ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۳۵-۳۲

محمد شہزاد محمد دی، علامہ

طائر سدرہ نقیش روح القدس علیہ السلام کا کلام رضا میں تذکرہ ش ۳۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۶ء) ۳۱-۱۱

مختل نعت میں حاضری کے آداب ش ۳۳ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء) ۲۱-۱۶

کیا ماہ مغر زول آفات کا مہینہ ہے؟ ش ۴ (جنوری-مارچ ۲۰۰۷ء) ۲۳-۱۹

محمد صادق رضا مصباحی، مولانا

خطوط: دینی اخلاص پر روی اور ملی دردمندی کا روشن ستارہ ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۵۲-۵۱

علامہ شمس الدین رضا خان علیہ الرحمۃ، حیات و خدمات ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء) ۱۳-۶

محمد صدیق ہزاروی، مولانا

امام احمد رضا بریلوی اور دارالعلوم منظر اسلام ش ۳۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۲۲-۱۸

محمد طاہر القادری، ڈاکٹر

اہل حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور روحانی اقدار ش ۳۲ (اپریل-جون ۲۰۰۳ء) ۴۷-۴۰

عبدالقادر رضوی امجدی، مولانا

اہل کی حرمت و حلت: ایک تحقیقی تجزیہ ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء) ۳۰-۲۷

محمد علی رضا برکاتی قادری، مولانا

اہل حضرت فقیہ اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق مبدی ش ۱۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء) ۹-۵

"حسن الوعاء" اور تشریحات رضا ش ۱۳ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۸ء) ۱۸-۵

امام احمد رضا اور بیان نور مصطفیٰ ﷺ ش ۱۱ (جنوری-مارچ ۱۹۹۸ء) ۹-۳

اہل میت اور امام اہل سنت ش ۳۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ۸۵-۷۲

شاہنشاہ بریلی اور عقیدہ نفی ظلم نبی ﷺ ش ۱۲ (اپریل-جون ۱۹۹۸ء) ۱۶-۱۰

کلام رضا میں معجزات خیر الانبیاء ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۵۸-۵۰

مسجد کے احکام از ملفوظات امام ش ۱۲ (اپریل-جون ۱۹۹۸ء) ۵۴-۵۰

ہمارے اسلاف اور ہم ش ۲۸ (جنوری-جون ۲۰۰۱ء) ۲۱-۱۸

محمد عمر ریاض عباسی

مالی میڈیا اور عالم اسلام ش ۳۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ۸۹-۸۶

محمد فاروق القادری، سید

امام اہل سنت اور ہماری ذمہ داریاں ش ۲ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء) ۲۲-۱۸

مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ ش ۳۳ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۲۸-۲۳

محمد فروغ القادری، مولانا

ساؤتھ افریقہ میں مذہب و لائڈ بک کی کشش ش ۵ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۶ء) ۳۹-۳۳

محمد مالک، ڈاکٹر

امام احمد رضا کا مقیاس ذہانت

ش ۱۱ (جنوری-مارچ ۱۹۹۸ء) ۱۰-۱۱

بیسویں صدی کا عظیم انسان

ش ۱۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء) ۲۸-۲۹

محمد مرسلین، ڈاکٹر

صرف امام احمد رضا پر ہی الزام کیوں؟

ش ۱۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء) ۳۵-۳۶

محمد مسعود احمد، ڈاکٹر

افتتاحیہ (مقدمہ، محدث بریلوی)

ش ۱ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۵ء) ۳-۱۶

بارگاہ رضا کے ایک نیاز مند مولوی حاکم علی

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۵۶-۶۰

جنگ آزادی میں علامہ فضل حق خیر آبادی کا کردار

ش ۳۸ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۵۸-۶۴

شیخ الاسلام مفتی اعظم محمد مظہر اللہ دہلوی

ش ۱۶ (اپریل-جون ۱۹۹۹ء) ۱۸-۲۶

محمد ملک مظفر سہرانی، مولانا

خانقاہ رضویہ کے گمراہ تہذیب حضرت بدیع الملک اور ان کا تعلق فی الدین ش ۲۸، ۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۴۶-۵۵

محمد میاں مالک، مولانا

ش ۳۴ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۴۳-۵۱

وصال مصطفوی انشراقِ بولہی

محمد مقصود الہی، پروفیسر

ش ۴۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ص ۱۱۹

اعلانِ حق

محمد فہیم احمد برکاتی

ش ۳۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۲۹-۳۱

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی علامہ مدنی میاں کی زبانی

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۵۱-۵۸

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی (۱)

ش ۳۳ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء) ۲۲-۲۷

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی (۲)

ش ۳۳ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء) ۲۸-۲۹

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی (۳)

ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء) ۳۳-۳۹

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی حضور احسن العلماء کی زبانی

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۶۵-۶۶

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی، قاسم نانوتوی کی زبانی

ش ۳۶ (جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء) ۱۷-۳۲

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی حکیم الامت کی زبانی

ش ۳۱ (جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء) ۲۶-۳۵

بعد وصال بھی فتویٰ دیتے ہیں

ش ۴۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۷۱-۷۳

اردو جوتا پہننے سے متعلق اعلیٰ حضرت کی تحقیق

ش ۴۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۶-۱۷

فلاح دارین (۱)

ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء) ۲۷-۳۳

فلاح دارین (۲)

ش ۳۸ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۲۵-۵۷

فلاح دارین (۳)

ش ۴۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۲۸-۳۳

تماز کے چند اہم مسائل

ش ۴۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۶ء) ۶-۱۰

محمد ہارون، ڈاکٹر

عہد حاضر میں امام احمد رضا کے اسلامی نکات کی اہمیت

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۳۲-۴۰

محمد یونس قادری، ڈاکٹر

مذہب ہند کی سیاسی ثقافت

ش ۴۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء) ۹۵-۱۰۳

مظفر الدین احمد مصباحی، مولانا

علامہ رضا بریلوی، ایک مظلوم شاعر

ش ۷ (جنوری-مارچ ۱۹۹۷ء) ۳۰-۳۶

منیر الحق کسھی، پروفیسر

امام احمد رضا ایک جامع الصفات شخصیت

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۳۷-۵۷

میر طیب علی شاہ بخاری، سید

تعلیماتِ اولیا اور جدید دور

ش ۴۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۱۸-۲۷

ن

نامعلوم الاسم

بلبل باغ، رسالت

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۲۹-۳۰

نوشاد عالم چشتی، محمد

حضرت نوری میاں علیہ الرحمۃ کا مجاہدانہ کردار

ش ۳۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ۵۲-۶۳

شاہ ولی اللہ اور تصوف

ش ۳۲ (اپریل-جون ۲۰۰۳ء) ۱۰-۱۹

عیسا کی فرقانِ حق - نقد و تجزیہ

ش ۴۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء) ۳-۲۷

کیا مرقد عیسیٰ کشمیر میں؟

ش ۴۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء) ۶۳-۹۶

مفتی اعظم ہند کی شخصیت اور صحافت

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء) ۳۲-۴۳

وہ رہیں یا نہ رہیں ذکرِ توان کا ہوگا

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۸-۸۳

نوید عاصم عطاری، محمد

رضا کاچن

ش ۳۸ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۱۰۹-۱۱۰

و

وارث جمال قادری، محمد

گلبر رضا جب پتہ رضا تک پہنچی

ش ۳ (جنوری-جون ۱۹۹۶ء) ۱۵-۵

وادئ نور کا سفر (ایک مقدس سفر کی سرگزشت)

ش ۶ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء) ۵۰-۳۲

وادئ نور کا سفر (ایک مقدس سفر کی سرگزشت)

ش ۷ (جنوری-مارچ ۱۹۹۷ء) ۸۹-۸۳

وجاہت رسول قادری، مولانا سید

عرب دنیا میں کنز الایمان کی پذیرائی

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۱۳-۹

ولی محمد رضوی قادری، مفتی

آستانہ غریب نواز مرجع خلافت

ش ۲۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۵۰-۳۷

احسن العلماء: ایک بے مثال شخصیت

ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۶۵-۶۳

علامہ بدر الدین احمد قادری، حیات و علمی کارنامے

ش ۳۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء) ۷۶-۷۴

متفرقات

الف

صفحات	شمارے	عناوین
۹۲	ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء)	آہ! اجیر شریف میں رضویت کا آفتاب غروب (سید علی احمد رضوی)
۳	ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)	آہ! فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد مجددی (ادارہ)
	(قریباً سبھی شماروں میں موجود ہے)	اخبار رضا
۶۳	ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی میں شیخ محمد بن علوی مالکی کی آمد
۸۳-۷۳	ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)	اشاراتی فہرست افکار و رضا (ادارہ)
۱۲۰-۱۱۹	ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۲ء)	اشاراتی فہرست (ادارہ)
۳۰	ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)	افکار و رضا انٹرنیٹ پر (ادارہ)
۷۵	ش ۲۲ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء)	الصوامر الهندیہ پر تصدیقات کی انیل

الح الاسلامی کا ایک مختصر تعارف

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء) ۸۳

امام اعظم کافرنس ہالینڈ

ش ۳۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۰۳

امام احمد رضا سیمینار پٹنہ

ش ۱۱۳ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء) ۷۶-۷۴

امام احمد رضا کافرنس اسلام آباد ۲۰۰۰ء

ش ۲۲ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۹۰

امام احمد رضا کافرنس کراچی ۲۰۰۱ء

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۹۱-۹۰

امام احمد رضا کافرنس، بمبئی ۱۹۹۹ء

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۷۸

امام احمد رضا کی بارگاہ میں ایک سید کی سفارش (ماہنامہ اعلیٰ حضرت)

ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۷۴

امام احمد رضا کے ۱۵۰ ویں یوم ولادت پر رضا اکیڈمی کا خراج عقیدت

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۸۰-۷۹

انٹرنیٹ پر سنی رابطے

ش ۱۲ (اپریل-جون ۱۹۹۸ء) ۶۳

انٹرنیٹ پر سنی رابطے

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۹۶

انٹرنیٹ پر سنی رابطے

ش ۳۱ (جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء) ۶۳

ب

برطانیہ میں سنی اجتماع

ش ۵ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۶ء) ۵

برطانیہ میں سنی اجتماع

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۷-۵

ت

تقاریر امام احمد رضا کی تلاش

ش ۳۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۷۰

تنظیم اہلئے اشرفیہ کے زیر اہتمام دورہ بین الاقوامی میڈیا سیمینار

ش ۳۳ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء) ۱۱۸-۱۱۳

تنظیم اہل حدیث کی نئی بات

ش ۲۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۸

تصانیف اعلیٰ حضرت کی نمائش کیوں؟

ش ۲۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۱۱۶-۱۱۵

ج

جشن یوم رضا کے تحت مشاعرہ نعت و منقبت

ش ۳۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۱۸

ح

حافظ ملت کی یاد میں کیرالہ کی سرزمین میں حلقہ ذکر

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۷

خ

خطیب اعظم مولانا محمد شفیع لوکاڑوی کام ۱۹ واں سالانہ عرس مبارک

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۹۹-۱۰۰

- خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۲۰ سالانہ عرس مبارک ش ۳۳ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء) ۵-۷۴
- خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۲۱ سالانہ عرس مبارک ش ۳۸ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۴ء) ۱۰۵
- خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۲۲ سالانہ عرس مبارک ش ۴۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۰۲-۱۰۴
- خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۲۳ سالانہ عرس مبارک ش ۴۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۸۵-۸۶
- خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور مولانا کوکب ش ۴۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۱۰۵
- نورانی کی والدہ کی رحلت

خوش خبری، اعلیٰ حضرت کے چند رسائل کا عربی میں ترجمہ ش ۷۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء) ۱۰۵

د

- دارالمطالعہ بہرام میں ایک تعزیتی نشست (حکیم اہل سنت حکیم ش ۱۸ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۹ء) ۸-۱۰
- محمد موسیٰ امرتسری کی رحلت پر
- دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی سنتوں بھرا اجتماع ش ۶ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء) ۵-۶
- دعوتِ اسلامی کا ۷۷ سالانہ اجتماع ش ۹ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۷-۱۱
- دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی سنتوں بھرا اجتماع ش ۴۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۱۳-۱۱۶

ذ

ذمہ دارانِ رسائل و جرائد سے گزارش ش ۲۱، ۲۲ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۳۳

س

- سانچہ نشر پارک کراچی ش ۴۴ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء) ۷۷
- سلیم پور میں بزمِ رضا کا انعقاد ش ۲۴ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء) ۷۳-۷۴
- سُنی دعوتِ اسلامی کا سالانہ اجتماع ش ۴ (اپریل-جون ۱۹۹۹ء) ۲-۳
- سُنی دعوتِ اسلامی کا ۱۴۱ سالانہ اجتماع ش ۳۸ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۴ء) ۱۰۶-۱۰۸
- سُنی دعوتِ اسلامی کا عالمی سنی اجتماع ش ۴۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۱۵-۱۲۰

ض

- ضروری اعلان (افکارِ رضا کا انگریزی شمارہ بند کیا جا رہا ہے) ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۹ء) ۸۹
- ضروری اعلان (افکارِ رضا کا ۵۰ واں شمارہ خاص ہوگا) ش ۴۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء) ۲
- ضروری اعلان (افکارِ رضا کا ۵۰ واں شمارہ خاص ہوگا) ش ۴۷ (جنوری-مارچ ۲۰۰۷ء) ۲
- ضروری اعلان (افکارِ رضا کا ۵۰ واں شمارہ خاص ہوگا) ش ۴۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء) ۲ و ۱۲۰

ع

عالمی سنی ڈائریکٹری کی اشاعت ش ۳۲ (اپریل-جون ۲۰۰۳ء) ۴۷

ف

فیض العلوم جمشید پور کا جشنِ پچاس سالہ ش ۴۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء) ۷۵-۷۸

م

- مجلسِ رضا دارالمطالعہ اہل سنت بہار ش ۴۴ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۷۰-۷۱
- مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کا دوروزہ کنونشن ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء) ۳-۴
- ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت سے ایک اقتباس ش ۱ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۵ء) ۲۳
- ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت سے ایک اقتباس ش ۲ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء) ۳۲
- منتخب عنادین، خصوصی شمارہ افکارِ رضا ش ۴۷ (جنوری-مارچ ۲۰۰۷ء) ۱۲۰
- منتخب عنادین، خصوصی شمارہ افکارِ رضا ش ۴۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۱۲۰

ی

یادِ رضا میں ایک حسین شام ش ۲۴ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۷۱-۷۳

یومِ رضا ش ۱ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۵ء) ۲۱

منظومات

الف

- ارشاد (علامہ ارشد القادری) ش ۷۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء) ص ۳
- نعت قطعہ ش ۳۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ص ۲
- اسماعیل (محمد اسماعیل بدایونی) ش ۴۷ (جنوری-مارچ ۲۰۰۷ء) ص ۴-۵
- نظم (تم بھی قاتل ہو) ش ۴۷ (جنوری-مارچ ۲۰۰۷ء) ص ۳
- اشرف (عبید المصطفیٰ اشرف رضا قادری توری) ش ۱۸ (دسمبر ۱۹۹۹ء) ص ۳
- منقبت ش ۱۸ (دسمبر ۱۹۹۹ء) ص ۳
- منقبت ش ۱۸ (دسمبر ۱۹۹۹ء) ص ۳

الحک (ابراہیم الحک)

حمد	ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء)	۳ ص
حمد	ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء)	۳ ص
منقبت	ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء)	۳ ص
قطعہ	ش ۳۳ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء)	۷ ص
ب		
حمد	ش ۳۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء)	۲ ص
منقبت	ش ۳۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء)	۵۰ ص
منقبت	ش ۴۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء)	۳ ص

ج
جمیل (مولانا جمیل الرحمن جمیل رضوی قادری)

حمد	ش ۴۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء)	۲ ص
منقبت	ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء)	۳ ص

خ
خوشر (مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری)

منقبت	ش ۲۳ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء)	۲۲ ص
-------	--------------------------	------

د
رضا (امام احمد رضا محدث بریلوی)

منقبت	ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)	۶۳ ص
نعت	ش ۴۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء)	۲ ص

ز
زمان (محمد شاہ زمان بروہاوی)

منقبت	ش ۲۲، ۲۱ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء)	۱ ص
-------	------------------------------	-----

ش
کلیل (کلیل احمد اعظمی)

نعت	ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۲ء)	۲ ص
-----	-----------------------------	-----

ص
صابر (ڈاکٹر صابر سنبھلی)

نعت	ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء)	۳ ص
-----	-----------------------------	-----

ض
ضیائی (محمد میکائیل ضیائی)

نعت	ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء)	۳ ص
نعت	ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء)	۳ ص

ط
طارق (محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری)

قطعہ تاریخ	ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء)	۱۴ ص
------------	---------------------------	------

ع
عارف (غیاث الدین احمد عارف مصباحی نظامی)

نعت	ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء)	۳ ص
-----	--------------------------	-----

غ
غازی (قاری محمد مسلم غازی)

دعا	ش ۴۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء)	۳ ص
-----	-----------------------------	-----

ف
فروغ (فروغ احمد اعظمی)

منقبت	ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء)	۳ ص
-------	---------------------------	-----

ق
قاسم (محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی)

تفصیل	ش ۳۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء)	۵-۳ ص
-------	---------------------------	-------

قادری (غلام مصطفیٰ رمزی قادری)

منقبت

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء)

۶۸ ص

قادری (ڈاکٹر بیت اللہ قادری)

منقبت

ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء)

۸۷ ص

قربان (ایم قربان علی کشن سجوی)

منقبت

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء)

۲۸ ص

ل

لبنی (م، لبنی انصاری)

حمد

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء)

۳ ص

نعت

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء)

۳ ص

م

مشاہد (محمد حسین مشاہد رضوی)

منقبت

ش ۲۳ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء)

۶۷ ص

قطعہ

ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء)

۱۰ ص

مضطر (محمد شریف رضا عطاری مضطر)

نعت

ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء)

۳ ص

ن

نار (نار کریمی)

نعت

ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء)

۳ ص

نجم (مولانا غلام مصطفیٰ نجم قادری)

نظم

ش ۲ (دسمبر ۱۹۹۵ء)

۲ ص

تبصرہ ہائے کتب

الف

نام کتاب/مصنف و مؤلف کا نام	مبصر کا نام	صفحات
اردو زبان میں تصوف: دلی سے اقبال تک/ڈاکٹر اعجاز مدنی	ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء)	۸۳-۷۴
(وارث جمال قادری)		
اصولۃ والسلام (مجموعہ نعت)/محمد علی صدیقی شیدا	ش ۳۰، ۳۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء)	۸۹-۸۷
(بیکل اتسائی)		
آگاہ (سہ ماہی)	ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء)	۸۹-۸۵
(مولانا محمد وارث جمال قادری)		
امام احمد رضا اور عشق مصطفیٰ (ڈاکٹر مولانا غلام مصطفیٰ نجم قادری)	ش ۳۹ ((جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء)	۱۱۷-۱۱۵
(غلام مصطفیٰ قادری رضوی)		
امام احمد رضا اور علم حدیث/محمد عیسیٰ رضوی	ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)	۷۴-۷۰
(شیم اختر رضوی)		
امام احمد رضا کے ۱۹۱۲ء منصوبہ کا تجزیہ/ڈاکٹر محمد ہارون	ش ۶ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء)	۵۲-۵۱
(محمد زبیر قادری)		
امتیاز حق و باطل/مولانا عبدالمالک مصباحی	ش ۲۲ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء)	۷۷-۷۵
(غلام مصطفیٰ قادری رضوی)		

ب

برصغیر میں سلسلہ قادریہ کے بانی سیدنا عبدالوہاب	ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء)	۶۸-۶۵
جیلانی/ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (مولانا محمد ملک الظفر سہمرا)		
اقبال احمد فاروقی، جن کی باتوں سے خوشبو آئے	ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء)	۱۰۵-۱۰۳
(خولجہ عابد نظامی)		

پ

پیغام رضا، امام احمد رضا نمبر	ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء)	۹۴-۹۰
(ڈاکٹر سید جمال الدین قادری)		

پیغامِ رضا، مفتی اعظمِ نبر (الف نون)

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۹۵-۹۶

ت

تاریخِ العالم الاسلامی/مفتی عبدالرحمن باداملیاری

ش ۹ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء) ۳۹-۵۰

(مفسر مصباحی)

تبرکات کے آداب و فضائل/اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی

ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء) ۲۸-۵۴

(محمد نوشاد عالم چشتی)

تبلیغ کے اصول اور فلسفہ/علامہ عبدالعلیم میرٹھی

ش ۳۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۹۵-۹۸

(غلام مصطفیٰ قادری رضوی)

تذکرہ اعلیٰ حضرت بربان صدر الشریعہ/مولانا محمد عطاء الرحمن قادری

ش ۳۳ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۶۳-۶۴

(مولانا شکیل احمد قریشی اعظمی)

تذکرہ امیرِ اربعہ/مولانا اختر حسین فیضی مصباحی

ش ۲۲ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۹۳-۹۵

(مولانا محمد عبدالمبین نعمانی)

تذکرہ خلفائے راشدین/مولانا ڈاکٹر محمد عامر حبیبی اعظمی

ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۶۷-۶۹

(مولانا محمد عبدالمبین نعمانی)

تقویۃ الایمان میں تحریف کیوں؟/مولانا محمد علی رضا قادری برکاتی

ش ۳۰ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۸۵-۸۷

(مولانا محمد ملک الظفر سہرانی)

ج

جہانِ رضا کے حکیم محمد موسیٰ امرتسری نمبر پہ ایک نظر

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۸۳-۸۹

(مولانا وارث جمال قادری)

جہانِ مفتی اعظم/مرتبین: مولانا محمد احمد مصباحی، مولانا محمد عبدالمبین

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۹۷-۱۰۱

نعمانی، مولانا مقبول احمد مصباحی (غلام مصطفیٰ قادری رضوی)

ح

حسام الحرمین کے سوسال/ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی

ش ۳۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۱۳-۱۱۵

(مولانا محمد عبدالمبین نعمانی)

حضور مجلہ ملت کا گزشتہ حیات/سید اولاد رسول قدسی مصباحی

ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء) ۷۹-۸۰

(محمد فخر عالم فیضی برکاتی)

بیاتِ رضا کی نئی جہتیں/ڈاکٹر غلام جبار مصباحی

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۱۰۱-۱۰۲

(مفتی ولی محمد رضوی)

د

دارالعلوم دیوبند کا بانی کون؟/ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم

ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۶۳-۶۶

(مولانا محمد ملک الظفر سہرانی)

ذ

ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور اردو نثر/ڈاکٹر عبدالنصیم عزیزی

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۶۸-۷۰

(ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی)

س

سرکناٹے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب/علامہ عبدالستار ہمدانی

ش ۲۸ (جنوری، جون ۲۰۰۲ء) ۹۳-۹۴

(مفتی جلال الدین احمد امجدی)

ع

عاشقِ رسول امام احمد رضا/طاہر سلطانی (محمد شریف رضا عطاری)

ش ۴۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۸۷-۹۰

عرفانِ رضا در مدحِ مصطفیٰ ﷺ/مولانا عبدالستار مصروف ہمدانی

ش ۱۸ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۹ء) ۷۴-۷۷

(مولانا مختار اشرف قادری)

عقیدت کے پھول (نعتیہ کلام)/شیو بہادر سنگھ دلبر

ش ۳۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۰۰-۱۰۱

(م، لیلیٰ انصاری)

عورت اور آزادی/غلام مصطفیٰ قادری رضوی

ش ۳۳ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء) ۷۳-۷۵

(مولانا عبدالسلام رضوی)

ک

کلیاتِ مکاتیبِ رضا، بے شک بڑا کام

ش ۴۷ (جنوری-مارچ ۲۰۰۷ء) ۱۱۰-۱۱۳

(سید رکن الدین اصدق چشتی)

گ

گلِ ولالہ (مجموعہ کلام)/سید اولاد رسول قدسی

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۸۲-۸۳

(مولانا محمد قمر الزماں مصباحی)

۴

- متنبی ایک مطالعہ / ڈاکٹر غلام نبی انجم
(محمد نو ہذا عالم چشتی)
مجدد اسلام بریلوی / علامہ نسیم تنوی
(مولانا محمد ثناء بخش قصوری)
مشائخ چشت اور امام احمد رضا مولانا رحمت اللہ صدیقی
(نہم انجم)
مفتاح العربیہ / مولانا محمد توفیق محمد
(عاشق حسین اشرفی)
مقالات شاری بخاری (رج) المرتب، مولانا ارشاد احمد رضوی
(ڈاکٹر محمد نارف انصاری)

ن

- نعت رنگ: ایک جائزہ
(عاطف یحییٰ قاسمی)
نعت رنگ، کراچی، امام احمد رضا نمبر / مرتب، سید شیخ الدین رحمانی
(غلام مصطفیٰ قادری رضوی)
نوازش مصطفیٰ ﷺ (نعتیہ دیوان) / سید آل رسول حسین میاں نظم
بارہوی (محمد اشرف ذری برکاتی)

و

- واہ کیا مرتبہ اسے غوث! ہے بالازار / مرتب، مولانا رحمت اللہ صدیقی
(مولانا محمد اشرف قادری)

ی

- یادگار رضا، ممبئی / مرتب، غلام مصطفیٰ رضوی
(تکلیف احمد قادری)
یقین کے دو ماہ بین / ڈاکٹر عبد نسیم عزیزی
(غلام مصطفیٰ رضوی)

رضائے

الف

شمارہ	نام مکتوب نگار	صفحات
ش ۳۹ (جنوری، مارچ ۲۰۰۵ء)	۱۲۰	۱۲۰
ش ۲۵ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۱ء)	۸۶-۸۵	۸۶-۸۵
ش ۲۲، ۲۱ (جولائی، دسمبر ۲۰۰۰ء)	۸۹-۸۸	۸۹-۸۸
ش ۲۵ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۰ء)	۸۷	۸۷
ش ۳۳ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء)	۱۱۲-۱۱۰	۱۱۲-۱۱۰
ش ۹ (جولائی، ستمبر ۱۹۹۹ء)	۶۲-۶۱	۶۲-۶۱
ش ۲۶ (اکتوبر، دسمبر ۲۰۰۱ء)	۷۴	۷۴
ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)	۵۹	۵۹
ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء)	۱۷	۱۷
ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء)	۵۵	۵۵
ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)	۵۸	۵۸
ش ۱۲ (اپریل، جون ۱۹۹۸ء)	۵۹	۵۹
ش ۱۷ (ستمبر ۱۹۹۹ء)	۸۰	۸۰
ش ۲۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۱ء)	۹۱	۹۱
ش ۳۷ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۳ء)	۱۱۴	۱۱۴
ش ۱۲ (اپریل، جون ۱۹۹۸ء)	۵۹	۵۹
ش ۱۷ (ستمبر ۱۹۹۹ء)	۸۰	۸۰
ش ۲۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۱ء)	۹۱	۹۱
ش ۳۷ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۳ء)	۱۱۲	۱۱۲
ش ۳۶ (اکتوبر، دسمبر ۲۰۰۶ء)	۱۰۳-۱۰۲	۱۰۳-۱۰۲
ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء)	۵۶، ۵۵	۵۶، ۵۵
ش ۶ (اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۶ء)	۵۶	۵۶
ش ۱۵ (جنوری، مارچ ۱۹۹۹ء)	۷۸	۷۸

امام رضا، مولانا (پیشہ، بہار)

ش ۱۸ (دسمبر ۱۹۹۹ء)

ب

بیت اللہ قادری، ڈاکٹر (بیجاپور، کرناٹک)

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

ب

بیار محمد خان رضوی، مولانا (ناگور، راجستھان)

ش ۱۵ (جنوری، مارچ ۱۹۹۹ء)

ت

توفیق احمد نعیمی، مولانا (شیش گڑھ، بریل شریف)

ش ۴۹ (جولائی ستمبر ۲۰۰۰ء)

ج

جاوید اختر (بھیوٹی، مہاراشٹر)

ش ۶ (اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۶ء)

جاوید علی انصاری، ڈاکٹر (سدھ پور، بیتناپور، یوپی)

ش ۳۳ (جولائی ستمبر ۲۰۰۳ء)

جلال الدین احمد مفتی (ضلع بستی والیس، کیرنگر)

ش ۲۵ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۰ء)

چ

چاند علی رضوی (بھیوٹی، تھانہ)

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء)

خ

خلیل احمد رانا (جہانیاں، خانیوال)

ش ۳۵ (جنوری، مارچ ۲۰۰۳ء)

ش ۳۷ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۳ء)

ش ۴۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۶ء)

ش ۳۸ (اکتوبر، دسمبر ۲۰۰۰ء)

ش ۴۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۵ء)

ش ۴۲ (اکتوبر، دسمبر ۲۰۰۵ء)

ش ۴۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۶ء)

ش ۴۴ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء)

ل

ریحان رضا انجم مصباحی (مدھونی، بہار)

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری، جون ۲۰۰۲ء)

ش ۴۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۵ء)

ز

زکریا (ملی و لے، نیوجرسی، امریکہ)

ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء)

س

سید طاہر ہاشم پوری، محمد (جامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور)

ش ۴۴ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء)

سید شعیب (انجمن ناگ، کشمیر)

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء)

سید علی (اکھین)

ش ۴۸ (اپریل، جون ۲۰۰۷ء)

سید شاہ قادری شمیم، مولانا (کراچی)

ش ۶ (اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۶ء)

ش

سید الدین رضوی، مولانا (بریلی شریف)

ش ۴۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۵ء)

ص

شاہنشاہ بخاری القادری، سید (برہان شریف، انک)

ش ۹ (جولائی ستمبر ۱۹۹۷ء)

ش ۱۲ (اپریل، جون ۱۹۹۸ء)

ش ۲۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۱ء)

ش ۳۷ (جولائی ستمبر ۲۰۰۴ء)

ش ۴۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۵ء)

ش ۴۲ (اکتوبر، دسمبر ۲۰۰۵ء)

ش ۴۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۶ء)

ش ۴۹ (جولائی ستمبر ۲۰۰۷ء)

ش ۴۳ (مارچ ۱۹۹۶ء)

ش ۴۴ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء)

ع

عبد الباقی رضوی، مولانا سید

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

عبد السلام رضوی، مولانا

ش ۲۰ (اپریل، جون ۲۰۰۰ء)

عبد الحق نعمانی، علامہ محمد (چریاکوٹ، اعظم گڑھ)

ش ۱ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۵ء)

ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء)

ش ۹ (جولائی ستمبر ۱۹۹۷ء)

عبدالمصطفیٰ صدیقی شمسٹی (ردولی شریف)
عبدانیم عزیزی، ڈاکٹر (بریلی)

علی انجم رضوی، سید

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر (بہار)

غلام غوث قادری (راچی، بہار)

غلام مصطفیٰ رضوی (پاسنی، ناگور)

غلام نبی نورانی، قاضی (سری نگر، کشمیر)

غلام یحییٰ انجم، ڈاکٹر (نئی دہلی)

غوث پاشا قادری، سید (پورٹ بلیر، انڈمان و نکوبار جزائر)

غیاث الدین عارف مصباحی نظامی (مہاراج سٹیج، یوپی)

ف

فتح محمد بستوی مصباحی (ڈربن، ساؤتھ افریقہ)

فرقان علی رضوی پیشی، سید (خانقاہ رضویہ، درگاہ شریف، جمیر شریف)

فتح الدین نظامی، شاہ محمد (کتاب خانہ جامعہ نظامیہ، حیدرآباد، اے پی)

فتح الدین نظامی، شاہ محمد (کتاب خانہ جامعہ نظامیہ، حیدرآباد، اے پی)

ک

کام احمد قادری، قاضی (امراوتی، مہاراشٹر)

کاتب نورانی اذکار ڈوی، مولانا (کراچی)

م

مبارک حسین مصباحی، مولانا (مبارک پور)

مبین الہدیٰ نوری مصباحی، مولانا (جھینڈ پور)

میراٹھ قادری، ڈاکٹر (کراچی)

محمد ابوالفرید رضوی مصباحی (چاند پور، چمپیر، بہار)

محمد احمد قادری، مولانا (ناگور)

محمد احمد مصباحی، مولانا (مبارک پور)

محمد ادریس رضا الشافعی (ناگور)

محمد ادریس رضوی، مولانا (کلیان)

محمد اعجاز رضوی، مولانا (اپلا، کاسرگود، کیرالہ)

محمد الیاس کشمیری (رضا کیڈمی، اشاک پورٹ، برطانیہ)

محمد تنویر ہاشمی، سید (بیجا پور، کرناٹک)

محمد حسین مشاہد رضوی (مالیگاؤں، تانسک)

محمد شریف رضا عطاری، مولانا (کراچی)

محمد صادق رضا مصباحی (مبارک پور)

ش ۲۰ (اپریل جون ۲۰۰۰ء) ۷۳-۷۲

ش ۳۳ (جولائی ستمبر ۲۰۰۳ء) ۸۰-۷۷

ش ۳۷ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۴ء) ۱۱۸

ش ۳۹ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۷ء) ۱۲۰-۱۱۹

ش ۱ (جولائی ستمبر ۱۹۹۵ء) ۱۹

ش ۲۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء) ۱۱۵

ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء) ۱۸-۱۷

ش ۲۳ (اپریل جون ۲۰۰۱ء) ۷۹-۷۸

ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء) ۲۰-۱۹

ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء) ۱۹

ش ۲ (مارچ ۱۹۹۶ء) ۵۷

ش ۱۲ (اپریل، جون ۱۹۹۸ء) ۵۸

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء) ۵۶

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء) ۱۳-۱۲

ش ۲۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۱ء) ۹۲

ش ۶ (اکتوبر دسمبر ۱۹۹۶ء) ۵۳

ش ۴ (جنوری، مارچ ۲۰۰۷ء) ۱۱۹

ش ۲۳ (اپریل جون ۲۰۰۱ء) ۷۹

ش ۳۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۶ء) ۱۱۷-۱۱۶

ش ۳۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۶ء) ۹۳-۸۹

ش ۴۳ (اپریل جون ۲۰۰۶ء) ۸۸-۸۵

ش ۳۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۶ء) ۱۱۱-۱۰۵

ش ۴۶ (اکتوبر دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۱۱-۱۰۴

ش ۴۷ (جنوری، مارچ ۲۰۰۷ء) ۱۱۹-۱۱۴

ش ۴۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء) ۱۱۳-۱۰۸

ش ۳۹ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۷ء) ۱۱۹-۱۱۴

محمد عارف جامی (کراچی)

محمد عبدالعلیم رضوی، مولانا (بڑوالی چوکی، لاہور)

محمد علی قاضی، مولانا (خلافت انجمن، سرینام، ساؤتھ افریقہ)

محمد عمران رضا برکاتی (بریلی شریف)

محمد یحییٰ رضوی، مولانا (قنوج، یوپی)

محمد فروغ قادری، مولانا (ڈوبن، ساؤتھ افریقہ)

محمد قطب الدین رضوی (مبارک پور، عظیم گڑھ)

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر (کراچی)

محمد معین الدین رضوی (پٹر اورگ، کرناٹک)

محمد ملک الظفر سہمرا، مولانا (سہرام، بہار)

محمد نعیم احمد برکاتی (قول بیٹ، ہیلی، کرناٹک)

معز الدین اشرفی، سید خواجہ (حیدرآباد)

مقصود احمد بستوی، مولانا

م۔ لئیق انصاری (راے بریلی)

منور علی شاہ بخاری رضوی، سید (کیلی فورنیا، امریکہ)

نسیم بستوی رضوی، مولانا (ضلع بستی، یوپی)

نور احمد رضوی، مولانا

دجاہت رسول قادری، مولانا سید (کراچی)

رضا رضوی، مفتی (ہاسی، ناگور)

میرے رضا کا پاکستان (آخری قسط)

از: محمد زبیر قادری

اورینٹل پبلی کیشنز ایک اشاعتی ادارہ ہے اور داتا دربار کے قریب میں واقع یہ مکتبہ اورینٹل پبلی

کیشن کے نام سے ہی سیل سینٹر کے طور پر کام کر رہا ہے۔ برادر عثمان رضوی صاحب شفقت کا درد رکھنے

والے جوان ہیں۔ جنہوں نے ابتدا میں دعوت اسلامی سے متاثر ہو کر دینی رجحان پایا۔ لیکن بوجہ تنظیم

کے محدود ہو گئے۔ ان دنوں اس مکتبہ کے مینیجر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ان کے مکتبہ صرف دینی کتب کا نہیں ہے، یہاں مختلف موضوعات پر تاریخی، سیاسی، سماجی،

ادبی کتب کا وافر ذخیرہ دست یاب تھا۔ ایک معتد بہ تعداد میں تاریخی شخصیات پر کتابیں بھی تھیں۔

اب رضا اکیڈمی، برطانیہ کی شائع کردہ انگریزی کتب کے تراجم بھی موجود تھے۔

برادر عارف جامی صاحب نے عثمان رضوی سے احقر کا تعارف کرایا اور "افکار و رضا" پیش

کشہ رسالہ کی ورق گردانی کر کے وہ کافی متاثر ہوئے۔ افکار و رضا کی تعریف کی۔

محترم ظلیل رانا بھی ہم راہ تھے۔ ان کی اہلیہ کو ملتان شریف میں دعوت اسلامی کے سالانہ

مجمع میں شرکت کے لیے جانا تھا۔ اس لیے ان کو اپنے گھر خانیوال جانے کی جلدی تھی، انھوں نے

محمد اخروزی ہاتھیں کی، کچھ کتب عنایت فرمائیں اور رخصت ہو گئے۔

عثمان بھائی کے مکتبہ پر ہماری نشست جم گئی۔ یکے بعد دیگرے جن احباب کو احقر کے آنے

کی اطلاع ملتی وہ ملنے وہاں چلا آتا۔ عثمان بھائی نے بھی اپنے کچھ احباب کو بلایا جو انجمن طلبہ اسلام

کے ادارہ داران میں سے تھے۔ انھوں نے اپنی خدمات کی کارگزاری سنائی، احقر نے اپنے کام کی روداد

دائی۔ پھر ہم نے اپنے رابطے استوار رکھنے کے لیے چٹوں کے تبادلے کیے، تاکہ خدمت دین کے لیے

ایک منسلک رہ کر کچھ کام کر سکیں۔

نعیم طاہر صاحب رضوی، ایڈیٹر ماہ نامہ کنز الایمان، لاہور بھی اطلاع ملنے پر فوراً تشریف لے

آئے۔ گزشتہ سفر ۲۰۰۱ء میں ان سے صرف بھاگ بھاگ ٹرین میں واپسی کے وقت ملاقات ہوئی تھی اور

تک رہ گئی تھی۔ وہ اپنے ہمراہ کنز الایمان کے چند اہم شمارے بھی لائے اور عنایت کیے۔ جس میں ان

کے رسالے کے کئی خاص نمبر بھی موجود تھے۔

میرے لاہور کے قیام کے دوران فاروقی صاحب کافی پریشان ہوتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ

میں اُن کے یہاں کھانا کھاؤں، آرام کروں اور زیادہ دن قیام کروں تاکہ وہ مزید دوستوں سے ملاقات کرا سکیں جو اپنے اپنے حلقے کے نام ور محقق و قلم کار ہیں۔ لیکن احقر محمد و چینیوں کی وجہ سے وہاں زیادہ دن قیام نہیں کر پاتا۔

اس وقت بھی وہ دوڑے ہوئے آئے اور پیار سے سب کو ڈانٹا کہ ذرا مہمان کو کھانا تو کھانے دو۔ چونکہ محفل جمی ہوئی تھی وہ بھی ساتھ میں شریک ہو گئے۔ اس وقت اُن کی عمر تقریباً ۸۰ سال ہوگی لیکن باوجود اس کے اُن کی یادداشت بہت قوی ہے۔ اُن کا مطالعہ بھی وسیع ہے اور پڑھ کر حافظے میں محفوظ رکھتے ہیں۔ انھوں نے افکار رضا کے مشمولات پر گفتگو کی۔ مجھے وہ ہدایت دینے لگے کہ آپ خورشید سعیدی صاحب کے تنقیدی خطوط نہ شائع کریں۔ وہ اپنے تنقیدی تیروں سے ہر کسی کو ذمی کر دیتے ہیں۔ اس سے لوگ افکار رضا کے لیے لکھنے سے کترائیں گے۔

یہ محفل رات بھر جاری رہی۔ اس دوران اور بھی احباب آئے لیکن احقر کو تفصیل یاد نہیں۔ کیونکہ باقاعدہ کوئی ڈائری مرتب نہیں کی یا سفر نامہ نہیں لکھا۔ پھر کب آکھ لگ گئی کچھ پتہ نہیں چلا۔

بروز جمعہ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۵ء صبح اُنھ کو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضری دی۔ وہاں مزار شریف پر سلام پیش کیا، اپنے اور سب کے لیے دعائیں کیں۔

اگلے دن مجھے دعوت اسلامی کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لیے ملتان شریف جانا تھا۔ اس لیے میرے پاس وقت بہت محدود تھا۔ ۲۳، ۲۴، ۲۵ ستمبر اجتماع کی تاریخیں تھیں اور آج نماز جمعہ سے اجتماع شروع ہونے والا تھا۔

علامہ اقبال فاروقی صاحب نے احقر کی آمد کی اطلاع جناب ملک محبوب الرسول قادری کو کر دی۔ وہ بے چارے بڑی دور رہتے تھے، احقر سے ملنے کے لیے سب کام چھوڑ کر تشریف لائے۔ جناب ملک محبوب الرسول قادری صاحب ایک باصلاحیت نوجوان ہیں۔ ماہ نامہ ”انوار رضا“ کے ایڈیٹر ہیں۔ وہ اس رسالے کے کئی ضخیم خاص نمبر شائع کر چکے ہیں مثلاً تاج دار بریلی نمبر، شاہ احمد نورانی نمبر، مجلہ ملت (عبد الستار خان نیازی) نمبر وغیرہ۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار کتابوں کی تصنیف و تالیف میں اُن کا ہاتھ ہیں۔ وہ آتے تو اپنے ہمراہ اپنے کاموں کے کچھ نمونے یعنی کتابیں و رسالے ساتھ لائے۔

رابطہ کئی اہمیت رکھتے ہیں، مجھے یہاں آکر احساس ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم اہل سنت و جماعت کا تصنیفی و تالیفی کام تو بہت ہو رہا ہے مگر ہم آپس میں رابطے نہ رکھنے کی بدولت اپنی جماعت کی کارکردگی سے ناواقف رہتے ہیں۔ آپ اگر یہاں آئیں تو دیکھیں گے کہ ہر طرف نئے نئے موضوعات پر کتابوں سے دکانیں بھری پڑی ہیں۔ قدیم کتب کے نئے نئے تراجم، میرت رسول ﷺ پر

نئی کتابیں، قرآن و احادیث کی جدید تفاسیر و شروحات، قدیم و جدید علما کی سوانح حیات وغیرہ غرض کہ آئے دن کچھ نہ کچھ نئی کتاب منظر عام پر آتی رہتی ہے۔ پہلے وہاں کی تمام تازہ مطبوعات انڈیا نہیں آتی تھیں اس لیے ہند کے لوگوں کو استفادے کا موقع نہیں ملتا تھا۔ لیکن اب تو دہلی کے ناشرین اس تاک میں لگے رہتے ہیں کہ کب کوئی نئی کتاب پاکستان میں چھپے، اور وہ اُسے حاصل کر کے فوراً شائع کر دیں۔ لیکن اس کے باوجود کچھ کتابیں ایسی ہوتی ہیں جو ہند کے لوگوں کے کام کی تو ہوتی ہیں مگر اسے شائع نہیں کیا جاسکتا۔ اور اس طرح کی کتب ہندوستان میں آتی بھی نہیں ہیں۔ مثلاً پاکستان کے علما پر شائع ہونے والی کتب اور خصوصی نمبر یہاں شائع نہیں کیے جاسکتے۔ اُن کی اپنی افادیت ہوتی ہے لیکن وہ ہند میں نہیں پہنچتیں۔ اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے کتابچے اور کم صفحات پر مشتمل کتابیں جو کسی خاص موضوع پر ہوں یا کسی تازہ اعتراض کا جواب ہوں، وہ بھی یہاں نہیں پہنچتی یا اگر پہنچتی ہیں تو ہندوستان کے کتب فروش تاجر اُن کتابوں کو اس لیے شائع نہیں کرتے کہ یہ اُن کے لیے منافع بخش نہیں ہوتیں۔ میری پاکستان کے دینی اداروں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے شائع کردہ لٹریچر کو ہندوستان کے دینی اداروں کو ضرور بھیجا کریں۔ تاکہ یہ ادارے اُس لٹریچر کو یہاں شائع کر کے عام کر سکیں۔ اسی طرح ہمیں بھی اپنا لٹریچر انہیں بھیجنا چاہیے تاکہ وہ اپنے یہاں اس کی ترویج و اشاعت کا کام کر سکیں۔ دین کی تبلیغ و اشاعت کا کام تو ایسے ہی پھیلتا ہے۔

محبوب الرسول صاحب کے کاموں سے واقفیت ہوئی تو خوشی ہوئی کہ احقر کی ملاقات ایک اور مجلہ سُنیت سے ہوگی۔ اُن کے کارنامے سُن کر پہلے تو میں حیرت میں پڑ گیا کہ ایک آدمی اتنے سارے کام کس طرح انجام دے لیتا ہے۔ وہ واقعی قابلِ تعریف ہیں۔

وہ مجھے اپنے ہمراہ لاہور کی ایک اہم شخصیت جناب عبدالعصفی گلزار حسین رضوی صاحب سے ملاقات کے لیے لے گئے۔ اُن کا لاہور کے ایک کمرشیل علاقے میں اچھا خاصا آفس تھا۔ گلزار رضوی صاحب کے بارے میں مجھے بتایا گیا کہ یہ حضور مفتی اعظم کے خلیفہ ہیں۔ تصنیف و تالیف سے بھی شغف رکھتے ہیں۔ انھوں نے ”اعلیٰ حضرت امام احمد رضا“ نامی کتاب کا ترجمہ سندھی زبان میں کر کے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے علاوہ فروغِ رضویات میں تعاون کرتے رہتے ہیں۔

وہ احقر سے ہندوستان میں سُنیتوں کے حالات اور اشاعتِ سُنیت کے کاموں کے بارے میں سوالات کرتے رہے اور میں اپنی محدود معلومات کے مطابق جواب دیتا رہا۔ پھر ہم وہاں سے رخصت ہوئے۔ محبوب الرسول صاحب کو اپنے کام سے کہیں جانا تھا، اس لیے وہ مجھے گنج بخش روڈ پہنچا کر چلے گئے۔ جمعہ کی نماز کے لیے عثمان صاحب مجھے وہاں ایک مسجد لے گئے، جہاں پر نماز لاؤڈ اسپیکر سے

نہیں ہوتی۔ نماز سے فراغت کے بعد آج کچھ اور مکتبوں کا رخ کیا اور اپنے ذوق کے مطابق کتابیں جمع کرتا رہا۔ شام تک کتابیں جمع کر کے کچھ فاروقی صاحب کو اور کچھ مسلم کتابوی کے سید میر شاہ صاحب کو دے دیں کہ وہ احقر کے ممبئی ایڈریس پر پوسٹ کر دیں۔

رات کو میرے پاس ممبئی سے میرے بھائی کا فون آیا۔ وہ فکرمند تھے کہ ٹی وی کی خبروں میں بتایا گیا تھا کہ لاہور میں ۲ بم دھماکے ہوئے ہیں۔ یہ دھماکے انارکلی بازار اور مینار پاکستان کے قرب میں ہوئے تھے۔ میں نے اُن کو اپنی خیریت سے مطلع کیا اور فکرمند نہ ہونے کا مشورہ دے کر مطمئن کر دیا۔ رات میں برادر م عثمان اور ہارون صاحبان لاہور کی فوڈ اسٹریٹ لے گئے اور پُر تکلف ضیافت کرائی۔ پنجابی لوگ کھانے اور کھلانے کے بڑے شوقین ہوتے ہیں۔ اس کا مظاہرہ اس فوڈ اسٹریٹ میں دیکھنے میں آیا۔

آج رات قیام کے لیے فاروقی صاحب نے دارالعلوم نعمانیہ (اندرون نکسالی گیٹ) میں انتظام کیا تھا۔ یہیں مرکزی مجلس رضا کا رابطہ آفس ہے۔ رات دیر تک باتیں ہوتی رہیں پھر میں محسن سے مجبور ہو کر سو گیا۔

بروز سنبھ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۵ء صبح آٹھ بجے ہی دیکھا کہ برادر م سید صابر حسین شاہ بخاری ایک (برہان شریف، پنجاب) سے تشریف لائے ہیں اور برادر م خورشید سعیدی پاکستان کے دارالخلافہ اسلام آباد سے تشریف لائے ہیں۔ اعلیٰ حضرت سے نسبت کا یہ فیضان ہے کہ یہ دونوں حضرات صرف احقر سے ملاقات کی غرض سے اپنی ملازمت سے چھٹی لے کر، کئی گھنٹوں کا سفر کر کے لاہور آئے تھے۔ دنیائے رضویہ سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب کو اچھی طرح جانتی ہے۔ وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ ایک دور افتادہ گاؤں اٹک (Attock) میں رہتے ہیں، جہاں بجلی اور پانی کی سہولیات بھی ڈھنگ سے میسر نہیں۔ اور وہیں ایک اسکول میں تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ سہولیات کی عدم دستیابی کے باوجود وہ فروغ رضویات میں ہمہ دم لگے رہتے ہیں۔ انھوں نے ادارہ فروغ افکار و رضا قائم کیا ہے۔ رضویات پر اُن کی چھوٹی بڑی تالیفات کی ایک لمبی فہرست ہے، جو مختلف اداروں سے شائع ہو کر عام ہو چکی ہیں۔

جناب خورشید سعیدی صاحب سے یہ بیری پہلی ملاقات تھی۔ حالانکہ انٹرنیٹ کے توسط سے ہمارا رابطہ تین چار سال سے تھا۔ خورشید سعیدی متحرک، محقق، مدقن، نوجوان کا نام ہے۔ ان کی ظاہری حالت دیکھ کر یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ اپنے آپ کی پرواہ نہیں کرتے اور ہمہ دم تحقیق و تخصص کے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی دل چسپی کا موضوع ہے ردِ عیسائیت۔ اس موضوع پر وہ پی ایچ ڈی

کر رہے ہیں۔ انھوں نے جب پہلی بار ای میل سے ردِ عیسائیت پر اپنا مضمون ”قرآن میں تضاد نمبر ۱۶“ بھیجا تو پہلے یہ سوچ کر اسے شائع نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا کہ افکار و رضا، رضویات پر مشتمل پرچہ ہے، اس میں کیوں شائع کیا جائے۔ لیکن غور کرنے پر فیصلہ تبدیل کر لیا گیا کہ ردِ عیسائیت بھی فکر و رضا کا ہی حصہ ہے۔ اور اُن کا یہ مضمون جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء کے شمارے میں شائع کر دیا گیا۔ پھر اس کے بعد انھوں نے اپنے کئی مضامین بھیجے جو مختلف شماروں کی زینت بنے۔ خورشید سعیدی صاحب اردو، عربی، انگریزی پر یکساں عبور و مہارت رکھتے ہیں۔ انھوں نے احقر کی فرمائش پر مبلغ اسلام علامہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ کی انگریزی تالیف ”How to Preach Islam?“ کا ترجمہ بنام ”تبلیغ اسلام کے اصول و فلسفہ“ کر کے دیا۔ جو ہم نے اپنے ادارے سنی یوتھ فیڈریشن سے شائع کیا۔ پھر یہ ترجمہ دارالعلوم علمیہ کے ترجمان ماہ نامہ ”پیامِ حرم“ میں قسط وار شائع کیا گیا۔

خورشید سعیدی صاحب نے پھر ”افکار و رضا“ پر تنقیدی تبصرے لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔ اُن کے تبصرے پڑھ کر اُن کی وقتِ نظر کا اندازہ ہوا۔ کوئی معمولی غلطی بھی وہ نظر انداز نہیں کرتے۔ وہ اپنی حساس طبیعت کی وجہ سے بعض اوقات مضمون نگار کو بھی سخت سُست کہہ دیتے ہیں اور کمپوزنگ کی غلطی کو بھی غلط فہمی کی بنا پر مضمون نگار کے سر ڈالتے ہیں۔ مجھے اُن کے تبصرے بہت پسند آتے تھے۔ اس طرح ہمارے کئی قلم کار حضرات محتاط ہو گئے۔

پھر خورشید صاحب نے اپنا رخ فتاویٰ رضویہ (جدید) اور اعلیٰ حضرت کی مطبوعہ کتب کی طرف موڑ لیا۔ اور اُن میں اشاعت پذیر غلطیوں کی نشان دہی کرنے لگے۔ وہ ہر چیز کا بنیادی ماخذ سے موازنہ کرتے اور غلط و صحیح کو قارئین کے سامنے لاتے۔ اعلیٰ حضرت کی کتب کے انگریزی تراجم کو بھی انھوں نے اپنی تحقیق کی روشنی میں پرکھا اور انھیں بھی غیر مستند ٹھہرایا۔ رضویات کے باب میں وہ بہت حساس ہیں۔ اُن کے یہ تحقیقی و تنقیدی تبصرے ماہ نامہ معارفِ رضا اور افکار و رضا میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ اُن کے اس عمل سے بعض حضرات ناراض ہونے لگے کہ اپنے ہی لٹریچر کی غلطیوں کو کیوں منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ اس سے ”غیر“ فائدہ اٹھائیں گے۔ مگر احقر اور بے شمار علما اُن کے حامی ہیں اس لیے کہ غلطیوں کی اصلاح پھر کس طرح ہوگی۔ ناشر حضرات کا مقصد تو پیسہ کمانا ہوتا ہے۔ وہ غلطیوں کی درستی کرنے کی محنت اور سرمایہ لگانے پر کبھی تیار نہیں ہوتے۔

خورشید سعیدی صاحب کی ان کوششوں کا اثر یہ ہوا کہ فتاویٰ رضویہ جدید جو تیس جلدوں پر مشتمل ہے، کی دوبارہ کمپوزنگ کا کام شروع کیا گیا اور ہندوستان کے کچھ علما اس کی تصحیح کر کے دوبارہ شائع کر کے منظر عام پر لانے کے لیے کوشاں ہو گئے۔

ان دونوں حضرات سے ملاقات مختصر رہی چونکہ احقر کو ملتان شریف کے لیے روانہ ہونا تھا۔ اس لیے میں اور عارف جامی صاحب تیار ہوئے اور احباب سے مل کر رخصت ہوئے۔ اور ملتان شریف جانے والی ایک لکڑی بس میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔

ہم ظہر کے وقت ملتان شریف پہنچے۔ اجتماع گاہ پر نظر پڑی تو اس کا کوئی کنارہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ بہت ہی وسیع و عریض میدان میں اجتماع گاہ بنائی گئی تھی۔ دور دور تک پنڈال ہی پنڈال نظر آ رہے تھے۔ نہایت ہی سخت حفاظتی بندوبست موجود تھا۔ اجتماع گاہ میں جانے والے ہر فرد کی مکمل چیکنگ ہوتی، پھر داخلے کی اجازت ہوتی۔

داخلی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی ہر طرف کتابوں کے اسٹال نظر آئے۔ اس عظیم الشان پنڈال کو مختلف گلیوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پاکستان اور دنیا بھر سے آئے ہوئے لوگوں کے لیے ان کے علاقوں کے مطابق گلیاں تقسیم کر کے حلقے بنائے گئے تھے۔ تاکہ ایک علاقے کے افراد ایک ہی جگہ رہیں۔ اس سے بہت آسانی یہ ہوتی تھی کہ کوئی اپنے ساتھیوں سے ٹھہر جائے تو اپنے علاقے کے حلقے میں اُسے پاسکتا تھا۔ یہاں اس میدان میں لاکھوں لوگوں کے قیام کا بندوبست کیا گیا تھا۔ افراد کی تعداد کے حساب سے ہی کثیر تعداد میں غسل خانے، بیت الخلا وغیرہ سب انتظامات موجود تھے۔

دعوت اسلامی نے مختلف کاموں کے لیے مختلف مجالس بنائی ہیں۔ یعنی مجلس علمیہ، مجلس سب تفتیش و رسائل، مجلس جیل خانہ وغیرہ وغیرہ۔ ان مجلسوں کے تحت مختلف ذمہ داریاں تقسیم کی گئی ہیں۔ اسی پنڈال میں ایک جگہ گوتے بہروں کے لیے بھی اشاروں میں بیانات ہو رہے تھے۔ یعنی وہ افراد جو قوتِ ساعت سے محروم ہوتے ہیں اور اجتماع کے بیانات نہیں سن سکتے، ان کے لیے تربیت یافتہ مبلغ اشاروں کے ذریعے بیانات سمجھاتے ہیں۔ دعوت اسلامی نے ہر سطح پر اپنا نیٹ ورک پھیلا دیا ہے۔

دعوت اسلامی کی مجلس علمیہ کے تحت اعلیٰ حضرت کی کتب پر جدید انداز میں کام ہو رہا ہے۔ جدہ الستار کی دو جلدیں نئی کمپوزنگ کر کے شائع کر دی گئی ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے کئی رسائل نئی تشریح کے ساتھ خوب صورت گیٹ اپ میں شائع کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ حضور صدر الشریعہ کی "بہار شریعت" کو بھی شرح کے ساتھ جدید انداز میں مختلف حصص کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

گزشتہ کئی سالوں سے انعقاد پذیر ہونے والا یہ سالانہ اجتماع بہت کامیاب ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں لاکھوں لوگ شرکت کرتے ہیں۔ پاکستان میں تبلیغی جماعت کا اجتماع راسے وٹھ، پنجاب میں ہوتا ہے۔ جو دعوت اسلامی کے اجتماعات سے کئی برس پہلے سے جاری ہے۔ لیکن اب ان کا اجتماع اس قدر کامیاب نہیں رہتا۔ دعوت اسلامی کے کام کی بدولت تبلیغیوں کا بہت نقصان ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔

کیونکہ یہ لوگ بھی انہی کی طریقے پر کام کرتے ہیں مگر ان کی جماعت گمراہیت کی طرف لے جاتی ہے اور دعوت اسلامی دین حق کی طرف۔

مکتبوں کی طرف جانا ہوا تو علمی پبلیشرس کا مکتبہ نظر آیا۔ اس کے مالک ایک نوجوان حافظ محمد وسیم ہیں، جو مولانا الیاس قادری کے مرید ہیں۔ انھوں نے اپنے پیر کی نسبت سے ایک رسالہ "فیضان امیر اہل سنت" جاری کیا ہے، جو گزشتہ کئی سالوں سے کامیابی سے جاری ہے۔ حافظ وسیم صاحب نے رضا اکیڈمی، برطانیہ کی تمام انگریزی مطبوعات شائع کی ہیں اور ان کتابوں کے اردو تراجم بھی شائع کر رہے ہیں۔ مجھے ان کتابوں کے حصول کے لیے ان سے ملنا تھا۔

ویسے تو ہمارا غائبانہ تعارف تھا ہی۔ احقر نے اپنا تعارف کرایا اور مدعا بیان کیا۔ ہم میں کتب کی اشاعت کے سلسلے میں دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ وہ دعوت اسلامی اور مولانا الیاس قادری کے تئیں بہت ہی جذباتی ہیں۔ باتوں باتوں میں انھوں نے اقرار کیا کہ ہم لوگ امیر دعوت اسلامی کو محبہ و ماننے ہیں۔ میں نے جب ان سے اس کی دلیل اور نشانیاں مانگی تو وہ کہنے لگے کہ وقت کا انتظار کیجیے آپ خود جان جائیں گے۔

اتوار کے روز صبح گیارہ بجے امیر دعوت اسلامی مولانا الیاس قادری صاحب کا خصوصی بیان ہوا۔ جس میں حضرت نے "فیض کی برکت" کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کی تقریر کا لٹ لہاب یہ تھا کہ ہر کام کے لیے اچھی نیت کرنی چاہیے، تو اس میں برکت ہوگی۔ اور کام بننے جائیں گے۔

بیان کے بعد ذکر اور خصوصی دعا ہوئی۔ آخری دن دعا کے وقت عوام کا اس قدر جھوم تھا کہ ہر طرف صرف سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ کافی لوگ اونچائی پر چڑھ کر جھوم کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اجتماع دو پہر ۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔ تو فوراً باہر کی طرف روانہ ہوئے۔

مجھے دو پہر چار بجے کی فلائٹ سے کراچی کے لیے جانا تھا۔ میرے پاس وقت بہت محدود تھا اس لیے فلائٹ سے جانا پڑا۔ کیونکہ ٹرین پورے ایک دن میں کراچی پہنچاتی۔ اگلے دن پیر کے روز مجھے واپسی کی انٹری کرائی تھی اور سامان کی چیکنگ باقی تھی۔ اور منگل کی صبح میری ممبئی کو روانگی تھی۔

رات بارہ بجے کے قریب میں اپنے ماموں کے گھر ہاتھ کراچی پہنچ گیا۔ اگلی صبح پیر (۲۶) ستمبر) میں نے کراچی کے دوست ضمیر قادری صاحب کو بلایا اور ان کے ہمراہ واپسی کی انٹری کرائی۔ پھر محترم صبیح رحمانی، علامہ کوکب نورانی سے ملاقات کی۔ ضروری کام سے فارغ ہو کر گھر روانہ ہو گیا۔

پیر کی صبح فوراً ہی تیار ہو کر ایئر پورٹ پہنچے اور ممبئی کے لیے روانہ ہو گئے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کرم سے میرا یہ سفر بھی خوش گوار گزرا۔ وہاں دوستوں نے خوب تحفے دیے۔ صرف اس لیے

کہ یہ حقیر اعلیٰ حضرت کے در کا ادنیٰ غلام ہے۔ فیضانِ رضا کے صدقے سے فکرِ رضا کے فروغ میں (ا) ہوا ہے۔ وہاں کے لوگ اعلیٰ حضرت کے دیوانے ہیں۔ بریلی شریف کا کوئی تہرک بھی اُن کو مل جاتا ہے تو وہ اسے سنبھال کر رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہاں ہندوستانی علما اور مشائخ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اُن کی عزت افزائی اور توقیر کی جاتی ہے۔ وہاں سے واپسی کے بعد بھی لوگ مسلسل رابطہ میں رہتے ہیں اور مجھے وہاں کی تازہ مطبوعات بھیجتے رہتے ہیں۔

یہ سب نسبتوں کا فیضان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نسبتوں کو قائم رکھے اور مجھ سیاہ کار کو قوت، ہمت، حوصلہ اور وسائل عطا فرمائے کہ میں زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کر کے اپنی آخرت سنوار سکوں۔

اُن کا احسان ہے خدا کا شکر ہے
دل ثنا خواں ہے خدا کا شکر ہے
دولتِ عشقِ نبی سینے میں ہے
پاسِ ایمان ہے، خدا کا شکر ہے



SOME SUNNI WEBSITES

www.fikreraza.net
www.dawateislami.net
www.sunnidawateislami.net
www.imamahmadraza.net
www.alahazratnetwork.org
www.trueislam.info.
www.nooremadinah.net
www.razaemustafa.net
www.raza.co.za
www.ala-hazrat.org
www.barkati.net
www.ahadees.com
www.hazrat.org
www.yanabi.org

ایک نام ہے میرے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کا، سمتوں میں یہ ایک نام کروڑوں کے صحیح عقائد کا ترجمان اور ان کا کام حق و اہل حق کا پاس بان ہے۔ کوئی حیرانی ہی حیرانی ہے، ایک شخص میں کتنے علوم جمع تھے اور کس قدر تھے! ایک صدی ہو رہی ہے مگر ان کے متنوع علوم و معارف اور افکار کے عمق اور تنوع کا سیکڑوں مدارس اور ہزاروں علماء بھی پوری طرح احاطہ نہیں کر سکے۔ کریں بھی کیسے؟ کوئی یونہی تو ”اعلیٰ حضرت“ نہیں ہو جاتا۔

نوبل پرائز پانے والوں کے نام ضرور کہیں محفوظ ہوں گے اور کتنی کے کچھ لوگ شاید ان ناموں سے آگاہ بھی ہوں مگر اعلیٰ حضرت کا چرچا تو مگر مگر ہے۔ ”غیر“ بھی ان کی عبقری مرتبت کے معترف ہیں۔ ایک شخص اور اتنا حاوی! افکار رضا کی یہ دمک ”ورفعنا لک ذکرک“ ہی کی جلوہ گری ہے۔ اعلیٰ حضرت کو جو علم و ہنر عطا ہوا، اسے انہوں نے اپنے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت و عظمت کی خدمت میں لگا دیا، وہ دین کی حقانیت ہی کے بیان میں لگن رہے۔ احقاق حق اور ابطال باطل ہی ان کا وظیفہ رہا۔ وہ مرکز عقیدت و محبت ہو گئے۔

آج ”افکار رضا“ کی تباہی سے ۷۲ باطل فرقوں کو پریشانی ہے۔ انہیں اعلیٰ حضرت کے دلائل حق سے انکار اور فرار کی تاب و مجال نہیں۔ ”بریلوی“ کا عنوان دے کر وہ صحیح العقیدہ اہل سنت کو کوئی نیا فرقہ بنانے کا جتن کر رہے ہیں۔ انہیں نہیں معلوم کہ ابھی تو بادل چھٹنا شروع ہوئے ہیں اور اس آفتاب کی کرنوں ہی سے آنکھیں خیرہ ہوئی جا رہی ہیں۔ افکار رضا کی پوری روشنی ہوئی تو ہر ذرہ اور گھر میں اسی کی جگہ ہوگی۔ ممبئی کے ایک نوجوان نے نوجوان محمد زبیر قادری نے کچھ برس پہلے ”تحریک فکر رضا“ کا توانا عزم کیا تھا۔ افکار رضا کا فیضان ہی اُس کی پہچان ہے۔ یہ خاص شمارہ اس نوجوان کے قول و فعل اور حوصلے کی ایک جھلک ہے۔ یقین کی چٹنگی اور جذبے کی فراوانی اسے بہت کچھ کر گزرنے کو ہمیز کرتی ہے۔ اللہ کریم جل شانہ اس نوجوان کی کاوشیں بار آور بنائے، اسے اپنی تائید و نصرت سے نوازے، آمین

افکار رضا کا یہ شمارہ ”اہل فکر و نظر“ کے نزدیک شاید کوئی اہم اضافہ نہ ہو لیکن عقیدت و محبت کے ایک دالہانہ سلسلے سے عبارت ہے۔ یہ سلسلہ تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے نسبت کے دایمیں کا کب سے جاری ہے اور بڑھتا ہی رہے گا۔.....

کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ

المرقوم: ۲۷/محرم ۱۴۲۹ھ

TEHREEK-E-FIKR-E-RAZA

C/o Ajmeri Book Depot

251-253, Maulana Azad road, Shop No. 8
Zainab Tower, Mumbai-400 008